قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 16/ مارچ 2023ء | 23/ شعبان 1444 ہجری قمری | 16/ امان 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 64

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِکُمۡ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ۟ۙ وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیۡرًا ﴿۴۶﴾

(النساء: 46)

ترجمہ: اور اللہ تمہارے دشمنوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اللہ دوست ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

یہ نصرت الٰہی کے نظارے آنحضرتؐ کی پیروی کی وجہ سے ہیں

اس زمانے میں یہ منفرد انسان جس کے ساتھ اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتیں شامل حال رہیں اور ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ نے جو غیرمعمولی اور خارق عادت نشانات دکھائے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جیسا کہ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے جو بھی نظارے دکھائے اور جو آج تک دکھاتا چلا جا رہا ہے یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ بھی اپنی نصرت دکھانے کا وعدہ ہے اور جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہیں گے اور آپؐ کے ساتھ سچے تعلق اور عشق کو قائم رکھیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان برکات سے ہمیشہ فیض پہنچاتا رہے گا اور اپنی نصرت کے دروازے بھی ہم پر کھولے گا۔ ان شاء اللہ

(خطبہ جمعہ 30/ جون 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دعا کا تحفہ

بخار سے نجات کی دُعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو مختلف دردوں اور بخار وغیرہ میں یہ دُعا سکھاتے تھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الۡکَبِیۡرِ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ مِنۡ شَرِّ کُلِّ عِرۡقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

(ابن ماجہ کتاب الطب)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت بڑا ہے ہم ہر جوش مارنے والی رگ کے شرّ سے اُس اللہ کی پناہ میں آتے ہیں جو بہت عظیم ہے اور آگ کی تپش کے شرّ سے بھی اُس کی پناہ مانگتے ہیں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 146-147)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

اس شمارہ میں

- شامِ حسین کا ماحول (منظوم)
- سب سے بڑی خیانت
- حضرت مولوی خیر الدینؓ بٹ آف ناروول
- آؤ! اُردو سیکھیں
- دنیا کی تقدیر بدلنے کے لئے خود کو بدلیں
- اہلیہ محترمہ امۃ السلام فردوس مرحومہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکرِ خیر

فرمانِ رسولؐ

حضرت معاویہ بن مُرّہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد پاتا رہے گا۔ جو بھی انہیں چھوڑے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا تعالیٰ کا میری امت سے یہ سلوک قیامت تک جاری رہے گا۔

(ابن ماجہ باب اتباع سنّۃ رسول اللّٰہؐ حدیث نمبر ٦)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار

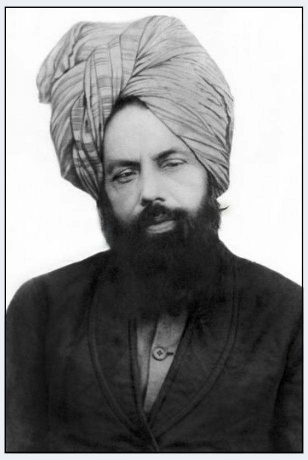

- ’’جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک متفرد انسان ہو جاتا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 221)

- ’’بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 623 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

- ’’اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 511 پیشگوئی 14)

- ’’پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو ذوالجلال اور زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔‘‘ تمہاری مدد کرے گا۔

یہ انگریزی کا الہام ہے کہ دی ڈیز شل کم وہن گاڈ شیل ہیلپ یو گلوری بی ٹو دس لارڈ

“The days shall come when God shall help you”.

The Glory be to this Lord God maker of earth and heaven.

’’حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے ایک دن بھاگنا ہی تھا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 623 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

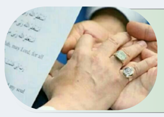

دربارِ خلافت

مخالف مستشرقین کی نظر میں محمدؐ کا اعلیٰ کردار اور ان کا اقرار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

واشنگٹن ارونگ (Washington Irving) اپنی کتاب ’’لائف آف محمدؐ‘‘ میں لکھتا ہے کہ: ’’آپ کی جنگی فتوحات نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر نہ تو تکبر پیدا کیا، نہ کوئی غرور اور نہ کسی قسم کی مصنوعی شان و شوکت پیدا کی۔ اگر ان فتوحات میں ذاتی اغراض ہوتیں تو یہ ضرور ایسا کرتیں۔ اپنی طاقت کے جوبن پر بھی اپنی عادات اور حلیہ میں وہی سادگی برقرار رکھی جو کہ آپ کے اندر مشکل ترین حالات میں تھی۔ یہاں تک کہ اپنی شاہانہ زندگی میں بھی اگر کوئی آپ کے کمرہ میں داخل ہوتے وقت غیرضروری تعظیم کا اظہار کرتا تو آپ اسے ناپسند فرماتے۔‘‘

(The Life of Mahomet by Washington Irving, Leipzig Bernhard Touchritz 1850, pp.272-273)

پھر سر ولیم میور (Sir William Muir) یہ بھی ایک مستشرق ہے اور کافی کچھ خلاف بھی لکھتا ہے۔ یہ بھی لکھتا ہے کہ:

’’اپنا ہر ایک کام مکمل کرتے اور جس کام کو بھی ہاتھ میں لیتے جب تک اس کو ختم نہ کر لیتے اُسے نہ چھوڑتے۔ معاشرتی میل جول میں بھی آپ کا یہی طریق رہتا۔ جب آپ کسی کے ساتھ بات کرنے کے لئے اپنا رُخ موڑتے تو آپ آدھا نہ مڑتے بلکہ پورا چہرہ اور پورا جسم اُس شخص کی طرف پھیر لیتے۔ کسی سے مصافحہ کرتے وقت آپ اپنا ہاتھ پہلے نہ کھینچتے۔ اسی طرح کسی اجنبی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے درمیان میں نہ چھوڑتے اور اگلے شخص کی بات پوری سنتے۔ آپ کی زندگی پر آپ کی خاندانی سادگی غالب تھی۔ آپ کو ہر کام خود کرنے کی عادت تھی۔ جب بھی آپ صدقہ دیتے تو سوالی کو اپنے ہاتھ سے دیتے۔ گھریلو کام کاج میں اپنی بیویوں کا ہاتھ بٹاتے…‘‘

پھر لکھتا ہے: ’’آپ تک ہر کس و ناکس کی پہنچ ہوتی جیسے دریا کی پہنچ کنارے تک ہوتی ہے۔ باہر سے آئے ہوئے وفود کو عزت و احترام سے خوش آمدید کہتے۔ ان وفود کی آمد اور دیگر حکومتی معاملات کے متعلق تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر ایک قابل حکمران کی تمام صلاحیتیں موجود تھیں۔ سب سے زیادہ حیران کُن بات یہ ہے کہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے۔‘‘

(The Life of Mahomet by by William Muir, Vol. IV, London:Smith, Elder and Co., 65 Cornhill, 1861, pp.510-13)

پھر یہی ولیم میور لکھتا ہے کہ: ’’ایک اہم خوبی وہ خوش خلقی اور وہ خیال تھا جو آپ اپنے معمولی سے معمولی پیروکار کا رکھا کرتے۔ حیا، شفقت، صبر، سخاوت، عاجزی آپ کے اخلاق کے نمایاں پہلو تھے اور ان کے باعث آپ اپنے ماحول میں ہر شخص کو اپنا گرویدہ کر لیتے۔ انکار کرنا آپ کو ناپسند تھا۔ اگر کسی سوالی کی فریاد پوری نہ کر پاتے تو خاموش رہنے کو ترجیح دیتے۔ کبھی یہ نہیں سنا کہ آپ نے کسی کی دعوت ردّ کی ہو خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ آپ نے کسی کا پیش کیا ہوا تحفہ ردّ کر دیا ہو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ آپ کی ایک نرالی خوبی یہ تھی کہ آپ کی محفل میں موجود ہر شخص کو یہ خیال ہوتا کہ وہی اہم ترین مہمان ہے۔ اگر آپ کسی کو اپنی کامیابی پر خوش پاتے تو گرمجوشی سے اس سے مصافحہ کرتے اور گلے لگاتے اور محروموں اور تکلیف میں گھرے افراد سے بڑی نرمی سے ہمدردی کا اظہار کرتے۔ بچوں سے بہت شفقت سے پیش آتے اور راہ کھیلتے بچوں کو سلام کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے۔ وہ قحط کے ایام میں بھی دوسروں کو اپنے کھانے میں شریک کرتے اور ہر ایک کی آسانی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے۔ ایک نرم اور مہربان طبیعت آپ کے تمام خواص میں نمایاں نظر آتی تھی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک وفادار دوست تھا۔ اس نے ابوبکر سے بھائی سے بڑھ کر محبت کی۔ علی سے پدرانہ شفقت کی۔ زید، جو آزاد کردہ غلام تھا، کو اس شفیق نبی سے اس قدر لگاؤ تھا کہ اس نے اپنے والد کے ساتھ جانے کی بجائے مکہ میں رہنے کو ترجیح دی۔ اپنے نگران کا دامن پکڑتے ہوئے اس نے کہا، ’میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا، آپ ہی میرے ماں اور باپ ہیں‘۔ دوستی کا یہ تعلق زید کی وفات تک رہا اور پھر زید کے بیٹے اسامہ سے بھی اس کے والد کی وجہ سے آپ نے ہمیشہ بہت مشفقانہ سلوک کیا۔ عثمان اور عمر بھی آپ سے ایک خاص تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے حدیبیہ کے مقام پر بیعتِ رضوان کے وقت اپنے محصور داماد کے دفاع کے لئے جان تک دینے کا جو عہد کیا وہ اسی سچی دوستی کی ایک مثال ہے۔ دیگر بہت سے مواقع ہیں جو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غیرمتزلزل محبت کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ کسی بھی موقع پر یہ محبت بے محل نہ تھی، بلکہ ہر واقعہ اسی گرمجوش محبت کا آئینہ دار ہے۔‘‘

(ایضاً صفحہ 305-307)

(خطبہ جمعہ 5/ اکتوبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

شامِ حسیں کا ماحول

بس گیا دل میں جو اک ماہ جبیں کا ماحول
اب ہمیں راس نہیں آتا کہیں کا ماحول

لوگ بے چارے ہیں ابہام کی دلدل کے اسیر
ہمیں اللہ نے بخشا ہے یقیں کا ماحول

ہو جہاں حُسن و ضیا صدق و صفا کا پیکر
بولنے لگتا ہے اُس پردہ نشیں کا ماحول

کوئی سرگرم محافل نہ روابط باقی
کھا لیا ٹی وی نے سب شامِ حسیں کا ماحول

دل کے ہاتھوں ہوئے مجبور تو ضد ٹوٹے گی
پھر تو اقرار میں بدلے گا ’’نہیں‘‘ کا ماحول

درو دیوار سے آتی ہے وفا کی خوشبو
یوں مکانوں کو بدلتا ہے مکیں کا ماحول

ابر رحمت میں تموّج سا ہوا ہے پیدا
آسماں گیر ہوا جب بھی زمیں کا ماحول

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

اداریہ

سب سے بڑی خیانت

مؤرخہ 20/دسمبر 2022ء کا شمارہ الفضل ترتیب پا کر میرے لیپ ٹاپ میں بغرض اصلاح و پروف موجود تھا جس کے صفحہ نمبر ایک پر صد سالہ جشن تشکر لجنہ اماء اللہ کی مناسبت سے آیت قرآنی، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ اور فرمان خلیفہ کے حوالہ سے اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے بے مثل اصول موجود ہیں۔ آیت قرآنی میں هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرۃ:188) اور اسی کی مناسبت سے حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ اور ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح موجود ہے۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہوگی کہ ایک شخص اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرے پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الادب)

حدیث مبارکہ کے الفاظ ’’سب سے بڑی خیانت‘‘ نے مجھے جکڑ لیا اور اس بات کا عہد لیے بغیر کہ ان الفاظ کو اپنے اداریے کا حصہ بناؤ مجھے آگے بڑھنے سے روک لیا۔ خاکسار نے بزعم خود اس پر اس لیے حامی بھر لی کہ اوّل۔ اس کی آج کل بہت زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور دوم۔ رمضان بھی قریب ہے۔ میں نے رمضان کی اہمیت و برکات پر اداریے لکھنے بھی شروع کر دیے ہیں اور یہ مجوزہ تحریر، ضبط تحریر میں آنے کے بعد کمپوزنگ اور پروف کے مراحل سے گزر کر الفضل میں جگہ پاتے وقت ہم رمضان کو اھلاً و سھلاً کرنے کو تیار بیٹھے ہوں گے۔

خاکسار اپنے اس مضمون کو رمضان سے اس لیے جوڑ رہا ہے کہ محولہ بالا آیت کریمہ، سورۃ البقرہ کے اُس حصہ میں درج ہے جہاں اس کے سیاق و سباق میں رمضان کی فرضیت، اہمیت و برکات اور احکام کے حوالے سے آیات ہیں۔ هُنَّ لِبَاسٌ والی آیت بظاہر اس مضمون سے لاتعلق معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ کی حکمتوں، بھیدوں اور اس کے اسرار کو کون جان سکتا ہے۔ ایک حکمت تو اس میں یہ سمجھ آتی ہے کہ رمضان میں مومن مردوں اور عورتوں کے دل پسیجے ہوتے ہیں۔ احکام الٰہی کی تعمیل کے لیے ایک مومن اللہ کی رضا کی خاطر دوڑ رہا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں معاشرہ کو خوشگوار رکھنے والے یونٹس میں سے بنیادی یونٹ میاں بیوی کو پیار محبت سے رہنے، ایک دوسرے کا خیال رکھنے اور ایک دوسرے کی بدیوں، خامیوں اور کمزوریوں کو چھپانے کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

(البقرۃ:188)

ترجمہ: وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

(ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

آئیں! اب ہم دیکھتے ہیں کہ لباس کس کام آتا ہے۔ لباس انسان کا عیب اور ننگ چھپاتا ہے۔ لہٰذا میاں بیوی ایک دوسرے کے عیبوں کا ذکر نہ کریں اور ستر پوشی سے کام لیں۔

دوم: لباس زینت کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا میاں بیوی کا آپس کا تعلق اور خوشگوار ماحول نہ صرف ایک دوسرے کے لیے خوبصورتی کا باعث ہو بلکہ دوسروں کو بھی بھلا محسوس ہو۔

سوم: لباس انسان کو سردی گرمی سے بچاتا ہے اور بدن کی حفاظت کرتا ہے۔ لہٰذا دونوں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شامل ہونا چاہیے اور طعن وتشنیع سے نہ صرف خود بچیں بلکہ دوسروں کے حملوں سے ایک دوسرے کو بچائیں۔

تفسیر کبیر میں زیر نظر آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

’’پس هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔ فرماتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے ہمیشہ لباس کا کام دیں۔ یعنی (1) ایک دوسرے کے عیب چھپائیں۔ (2) ایک دوسرے کے لیے زینت کا موجب بنیں۔

(3) پھر جس طرح لباس سردی گرمی کے ضرر سے انسانی جسم کو محفوظ رکھتا ہے اُسی طرح مرد و عورت دکھ سکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی دلجمعی اور سکون کا باعث بنیں۔ غرض جس طرح لباس جسم کی حفاظت کرتا ہے اور اسے سردی گرمی کے اثرات سے بچاتا ہے۔ اسی طرح انہیں ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہیے۔ حضرت خدیجہؓ کی مثال دیکھ لو۔ انہوں نے شادی کے معاً بعد کس طرح اپنا سارا مال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دقّت پیش نہ آئے اور آپ پورے اطمینان کے ساتھ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیتے جائیں۔ یہ اہلی زندگی کو خوشگوار رکھنے کا کتنا شاندار نمونہ ہے جو انہوں نے پیش کیا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دوئم صفحہ 411)

لفظ ’’لباس‘‘ ہی کی تشریح بیان کرتے ہوئے ایک اور جگہ آپؓ نے تحریر فرمایا:

’’خدا تعالیٰ فرماتا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

(البقرۃ:188)

یعنی عورتیں تمہارے لیے لباس ہیں اور تُم ان کے لیے لباس ہو۔ پس موجب سکون اور آرام ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ عورت مرد کے لیے سکون کا باعث ہے اور مرد عورت کے لیے۔

مرد و عورت دونوں کو ایک لباس کہہ کر اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اگر کوئی نہا دھو کر نکلے لیکن میلے کچیلے کپڑے پہن لے تو کیا وہ صاف کہلائے گا۔ کوئی شخص خواہ کس قدر صاف ستھرا ہو۔ لیکن اس کا لباس گندہ ہو تو وہ گندہ ہی کہلاتا ہے۔ پس هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ میں مرد اور عورت کو ایک دوسرے کا نیکی بدی میں شریک قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہیے۔ اسی طرح لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا کا مفہوم پورا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے کے لیے بطور رفیق سفر کے کام کرتے ہیں۔‘‘

(فضائل القرآن صفحہ 175-176)

سیدنا حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ لباس کے مفہوم میں بیان فرماتے ہیں:

’’عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سردی سے بچاؤ، زینت، قسما قسم کے دُکھ سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے۔ جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی، ایسا ہی مردوں اور عورتوں کو چاہیے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کریں۔ اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ اس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک چاہیے اور ان کے حقوق ادا کرنا چاہیے۔ اس زمانہ میں ایک بڑا عیب ہے کہ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 4/ جون 1909ء از خطبات نور صفحہ 400)

خاکسار نے یہ مضمون بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب ’’لباس‘‘ میں بھی بیان کیا ہے۔ جس کا کچھ حصہ یہاں بیان کیا ہے۔ ہم اکثر عدالتوں میں، قضا میں یا ایسے اصلاح احوال والے شعبوں اور محکموں میں میاں بیوی کے جھگڑوں کے حوالہ سے دیکھتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے عیوب کھول کھول کر جج یا قاضی کے سامنے بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ جن کو سُن کر انسان تو شرماتے ہی ہیں۔ کمرہ عدالت بھی شرمندہ ہو رہا ہوتا ہے۔ میں لاہور میں مربی ضلع کے فرائض ادا کر رہا تھا کہ ایک دن اچانک جامعہ کے میرے ایک بزرگ استاد میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ برخوردار! آپ میرے خاندان سے بخوبی آگاہ ہیں۔ میرا فلاں بیٹا اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے۔ ہمارے خاندان میں طلاق کیا، لفظ طلاق بھی بہت مکروہ جانا جاتا ہے۔ میرے بیٹے کو سمجھائیں کہ وہ طلاق دینے سے باز رہے۔

چونکہ ہمارا بچپن ایک ہی محلہ میں گزرا تھا۔ اس لیے میں ان کے بیٹے کو جانتا تھا اور ان کا بیٹا بھی مجھ سے شناسائی رکھتا تھا۔ میں نے جب اس نوجوان کو بلا کر سمجھانے کی کوشش کی اور طلاق دینے کی وجہ پوچھی تو یہ نوجوان کچھ بتانے کو تیار نہ ہوا۔ دو تین بیٹھک میں مجھے اس حوالہ سے ناکامی ہوئی۔ جب نوجوان نے میری کسی بات کو وقعت نہ دی اور طلاق دینے پر مصر رہا تو میں نے اسے کہا کہ پھر تاخیر نہ کرو اور اپنے عقد سے فوراً فارغ کر دو۔ تو اس نے طلاق نامہ پر دستخط کرتے ہوئے بلکہ دستخط کرکے یہ سعادت مند نوجوان مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ

مربی صاحب! طلاق نامہ پر دستخط کرنے سے قبل یہ خاتون میری بیوی اور میرا لباس تھی۔ اس لیے میں نے اپنے لباس کو آپ کے سامنے باتیں کر کے گندہ نہیں ہونے دیا اور اب یہ کسی اور کا لباس بننے جا رہی ہے میں آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی زندگی میں کبھی بھی کسی اور کے لباس کو بھی گندہ نہیں کروں گا اور آپ میرے منہ سے یا میرے عمل سے اس خاتون کے متعلق کوئی بات نہ سنیں گے۔

اس نوجوان کے اس عندیہ سے اندازہ ہوا کہ لڑائی جھگڑے کا اصل سبب اس خاتون کا کسی اور مرد کی طرف رجحان تھا جسے اس نوجوان نے چھپائے رکھا۔ یہ ہے وہ اسلامی نمونہ جسے اپنانے کی ضرورت ہے۔ میاں کو بیوی اور بیوی کو میاں کے متعلق معاشرے میں یا خاندان میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں اور لباس کے تمام تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک دوسرے کے عیوب، کمزوریوں اور خامیوں کی پردہ پوشی کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اس رمضان میں اس حوالہ سے عہد و پیمان کے

بقیہ صفحہ 10 پر

نصرت قدسیہ وسیم۔فرانس

حضرت مولوی خیرالدین بٹؓ آف نارووال

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2012ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کے بارے میں سلسلہ وار خطبات ارشاد فرمائے۔جن میں حضور انور نے صحابہ کا اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ سے محبت،اخلاص و وفا،پاک باطنی،ایمانی غیرت،دلیری،شجاعت،حضرت مسیح موعودؑ سے شرفِ ملاقات، غیر معمولی محبت و اخوت،ابتلاؤں کا دور،صبر واستقامت،مشکلات و مصائب، تبلیغی واقعات بڑے تفصیل سے بیان فرمائے۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں میں ایک سرکلر بھی بھجوایا کہ اپنے بزرگوں کے ذکر کو اکٹھا کر کے بھجوائیں اور موجودہ نسل کو اُن کے بارے میں بتائیں۔تو دل میں بڑی خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی اپنے آباء کے بارے میں کچھ معلومات جمع کروں اور اس بات کا عہد اپنے دل سے کیا کہ میں خلیفہ وقت کی اس تحریک پر لبیک کروں گی۔

میرے داداجان کا نام حضرت مولوی خیرالدین صاحبؓ ولد عبدالصمد تھا۔آپ کی قوم کشمیری بٹ تھی۔ آپ نارووال کے رہنے والے تھے۔ آپ دینی تعلیم ایک استاد مکرم نور محمد صاحب سے حاصل کر رہے تھے تو 1902ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کا بتایا کہ امام مہدی آ گیا ہے۔اس پر آپ نے اس بارہ میں تحقیق ومعلومات حاصل کیں تو دل ایمان لا کر مطمئن ہوگیا۔تو آپ نے تیرہ سال کی عمر میں پہلے بذریعہ خط بیعت کی اور پھر چند ماہ بعد ایک قافلہ قادیان جارہا تھا ان کے ساتھ قادیان پیدل سفر کیا اور قادیان جاکر حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر شرفِ بیعت بھی حاصل کیا اور کچھ دن حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں گذارے۔آپ کو آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ سے بہت محبت تھی۔ آپ ایک نہایت پُر جوش داعی الیٰ اللہ تھے۔اکثر مباحثے اور مناظرے میں شامل ہوتے اور دل میں احمدیت کی تبلیغ کا خاص ذوق و شوق تھا جو چھپے نہیں چھپ سکتا تھا جہاں مجلس لگتی آپ حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر چھیڑ لیتے اور آپ کے آنے کا مقصد بیان کرتے۔طبیعت میں نیکی کی رغبت بہت نمایاں تھی۔صوم وصلوۃ کے پابند اور باقاعدہ تہجد گذار تھے۔

آپ نے نوعمری میں شال بافی کا کام سیکھا جس کی پانچ روپے ماہوار آمدنی ملتی تھی۔ آپ درمیانے قد کے تھے اور آپ کی جسمانی بناوٹ میں پیدائشی طور پر ایک بازو قدرے چھوٹا تھا۔ رنگ صاف اور چہرہ چوڑا تھا۔ آپ مشکلات کے وقت دعا کرتے ہوئے اکثر حضرت مصلح موعودؓ کی نظم کا یہ شعر نہایت درد اور رقت بھرے انداز سے بار بار دوہرایا کرتے تھے۔

میں تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
چین دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

آپ کے بارے میں جو بچپن سے باتیں اور واقعات سنتے رہے کہ آپ مناظروں میں شامل ہوتے اور مناظرہ کرتے نیز نارووال میں 1933ء اور 1934ء میں جب بہت مخالفت بڑھ گئی۔یہاں تک کہ مخالفین گھروں کے قریب اکٹھے ہوکر گالیاں دیتے اور احمدیوں کے گھروں میں پتھر مارتے جس کی وجہ سے روزمرہ کی زندگی دوبھر ہوجاتی۔میری پھپھو جان مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ بتاتی ہیں کہ جو پتھر ہمارے گھر گرے تو آپؓ نے وہ اکٹھے کر کے رکھ لئے اور کہا کرتے یہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کا ثبوت ہے کہ پہلے لوگوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

آپ کے بارے میں تاریخِ احمدیت میں 1960ء میں وفات پانے والے بعض جلیل القدر اصحاب حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر مخلصینِ جماعت میں آپ کا ذکر خیر یوں تحریر ہے:

حضرت مولوی خیر الدین صاحب آف نارووال۔

(ولادت اندازاً 1889ء بیعت 1903ء وفات 19؍مئی 1960ء بعمر 71 سال)

’’حد درجہ خلیق اور ملنسار اور تہجد گزار بزرگ تھے، دنیاوی اعتبار سے آپ کی تعلیم تیسری جماعت تک تھی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ روحانی نے آپ کے سینہ کو علم سے معمور کر دیا تھا۔عموماً پنجابی میں تقریر فرماتے اور قوّت بیانی سے مجمع کو مسحور کر دیتے تھے۔تبلیغ کا شوق آپ کی زندگی میں نمایاں نظر آتا تھا۔عمر بھر دعوتِ الی اللہ کے کام میں مصروف رہے اور بہت سی سعید روحوں کو آپ کے ذریعہ قبولِ حق کی سعادت حاصل ہوئی آپ جماعت احمدیہ کے آنریری مبلغ تھے اگر کہیں سُن پاتے کہ جماعت کا جلسہ ہورہا ہے تو اکثر اپنے خرچ پر یا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شرکت کرتے۔حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خاندان سے دلی اُنس و محبت تھی۔ خدمت خلق سے خاص قلبی بشاشت محسوس کرتے تھے۔‘‘

(تاریخِ احمدیت جلد 20 صفحہ 790)

آپ اکثر مناظروں میں شامل ہوتے اور مدِمقابل کو شکست دیتے ہوئے اسلام احمدیت کے روشن دلائل کے ذریعہ کامیاب ہوتے۔اس کے بارے میں اخبار الفضل قادیان 11؍ اکتوبر 1930ء کی اشاعت میں اس مناظرے کی روئداد یوں بیان ہے۔

روئداد مناظرہ نارووال

’’5 ستمبر کو جماعت اہل حدیث سے مناظرہ قرار پایا۔ باوجودیکہ ہماری جماعت نہایت کمزور ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ سے دعائیں کر کے ہم نے خود ہی میدان میں اُترنا مناسب جانا۔ خدا کا شکر ہے کہ مناظرہ نہایت ہی بخیر و خوبی کامیاب ہوا۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی عبداللہ صاحب امام مسجد اور مولوی خیر الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ اور فریق ثانی کی طرف سے مولوی غلام رسول اور مولوی عبدالرحیم اہل حدیث مقرر ہوئے۔یہ لوگ اپنی علمی لیاقت کا خاص طور پر گھمنڈ کرتے تھے اور عربی میں اعلیٰ مہارت رکھنے کے دعویدار تھے۔موضوع مناظرہ وفات مسیح ناصری اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر ہوچکے تھے۔شرائط میں طے ہوچکا تھا۔کہ مناظرہ میں سوائے قرآن مجید کے اور کوئی کتاب پیش نہ کی جائے گی۔ پہلے وقت میں وفات مسیح پر مولوی عبداللہ صاحب نے نہایت متانت سے مناظرہ کیا اور نہایت سنجیدگی سے قرآن مجید کی آیات سے حضرت مسیح کی وفات ثابت کی دوسرے وقت میں مولوی خیر الدین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت مفصل اور وضاحت سے بحث کی۔ لوگوں پر اس کا بہت ہی اثر ہوا۔ 6؍ ستمبر کو پھر جماعت اہل حدیث کی طرف سے چیلنج مناظرہ دیا گیا۔ جو 5؍ ستمبر کے مناظرے کی کامیابی کا ایک اعلیٰ ثبوت تھا۔ یہاں انکار ہی کیا تھا۔چیلنج منظور کرلیا گیا اور مناظرہ سابقہ مسائل اور شرائط پر 7اور 8؍ ستمبر کو قرار پایا۔

پہلے دن مولوی خیرالدین صاحب نے نہایت ہی اچھے پیرائے میں مناظرہ کیا اور حریف کو ایسی شکست فاش دی کہ حریف نے اپنی کمزوری کو محسوس کر کے صرف ونحو کی آڑ میں چھپنا چاہا لیکن اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے دن صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ہوا جس میں مولوی صاحب نے اس قدر مدلل دلائل سے مخالفین پر صداقت کے صاف صاف اور عام فہم ثبوت دیئے کہ اُن کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہوگئے اور وہ ان کا آخری وقت تک کوئی جواب نہ دے سکے۔الغرض دیگر مذاہب اور دیگر مسلمانوں نے باوجود اَشد ترین مخالف ہونے کے ہماری کامیابی کو تسلیم کیا۔بعض مسلمان تو یہاں تک پکار اُٹھے کہ وہ ان مطالبات کا حل اپنے علماء سے کرائیں گے۔ جو جماعت احمدیہ نے مناظرہ میں پیش کئے ہیں۔ میں مولوی تاج دین صاحب کا جنھوں نے بیمار ہونے کے باوجود مناظرہ کو کامیاب بنایا تہِ دل اور صمیم قلب سے مشکور ہوں خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم بخشے اور کامل صحت بخشے‘‘۔خاکسار نذیر احمد۔احمدی نارووال۔

(اخبار الفضل قادیان دارالامان 11؍ اکتوبر 1930ء صفحہ 16 نمبر 45 جلد 18)

اس مناظرے کا حوالہ تاریخ احمدیت میں عنوان اندورنِ ملک مشہور مباحثات کے واقعہ 9 نمبر میں بھی مختصر مناظرے کے بارے میں درج ہے۔’’ مباحثہ نارووال ضلع سیالکوٹ احمدی مناظر مولوی عبداللہ صاحب امام مسجد احمدیہ نارووال ومولوی خیرالدین صاحب سیکرٹری تبلیغ نارووال۔ غیر احمدی مولوی غلام رسول صاحب و عبدالرحیم صاحب‘‘(مناظر اہلحدیث) تاریخ مناظر 5۔7۔8؍ ستمبر 1930ء موضوع بحث حیات و وفات مسیح و صداقت مسیح موعود۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 244 خلافت ثانیہ کا سترہواں سال)

1934ء اور 1935ء کے سالوں میں جب جماعتی مخالفت بہت زیادہ ہوگئی کہ احراریوں کی طرف سے احمدیوں پر حملے ہونے لگے۔تاریخِ احمدیت جلد 6 میں صفحہ نمبر 491 میں درج ہے بعنوان’’ مصائب جھیلنے والی بعض جماعتوں اور افراد کا خصوصی تذکرہ‘‘ اس فہرست میں 8 نمبر میں لکھا ہے’’ کہ نارووال (ضلع سیالکوٹ) میں احمدیوں کے گھروں پر سنگ باری کی گئی۔‘‘

(تاریخِ احمدیت جلد 6 صفحہ 491)

1935ء میں جب حالات بہت خراب ہوگئے تو آپ نے اس کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ سے کیا کہ نارووال جو میرا گاؤں ہے اب یہاں رہنا مشکل ہوگیا ہے۔ 31؍مارچ 1935ء کی الفضل قادیان میں نارووال میں ایک احراری کی بدزبانی کے حوالے سے اس کا مختصر سا ذکر تحریر ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے ان مشکلات کے پیشِ نظر آپ کو نارووال سے بدوملہی کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ پھر آپ بدوملہی آ گئے یہاں آ کر آپ نے دودھ، دہی، جلیبی اور برفی مٹھائی کی دوکان شروع کر لی۔ بدوملہی جس مکان میں رہائش اختیار کی۔ وہ پہلے ایک ہندو کا کچا مکان تھا وہاں سے اکثر سانپ نکل آتے۔ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ آپ بڑی بہادری سے سانپ کو مار دیا کرتے تھے۔آپ اکثر دوکان پر ایک ملازم اور اپنے بیٹے کو چھوڑ کر تبلیغ کے کاموں کے لئے نکل جاتے اور جہاں جلسہ یا تبلیغی پروگرام ہوتے وہاں بہت شوق سے شامل ہوتے۔میرے والد صلاح الدین بٹ صاحب اور پھپھو جان وزیر بیگم صاحبہ بتاتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب کبھی حضرت مصلح موعودؓ سے فیملی کا کوئی فرد ملتا تو تعارف میں کہتا کہ میں مولوی خیر الدین کا بیٹا یا بیٹی ہوں تو حضرت مصلح موعودؓ بڑی شفقت سے فرماتے’’ کہ نارووال والے مولوی خیر الدین

کے'' آپ بدوملہی کے صدر جماعت بھی رہے۔ آپ مزاح بھی کرلیا کرتے تھے۔ایک دفعہ آپ مسجد کے پاس کھڑے تھے ایک غیراز جماعت شیخ صاحب جو شیعہ مسلک کے تھے آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے مولوی صاحب مرغ ذبح کروادیں جب تیاری ہوگئی تو آپ نے کہا کہ شیخ صاحب آپ خود کیوں نہیں ذبح کرلیتے اس پر شیخ صاحب کہنے لگے ہمیں تو خون دیکھ کر حضرت امام حسینؓ کا خون یاد آجاتا ہے۔اس پر آپ نے برجستہ جواب دیا کیا آپ نے ہمیں یزید سمجھ رکھا ہے۔

آپ کا سلسلہ تبلیغ کے پروگرام بدوملہی میں بھی جاری رہے۔اس کے بارے میں روزنامہ قادیان الفضل دارالامان 5/ مارچ 1942ء کی اخبار میں صفحہ نمبر 5 پر ''بدوملہی میں اختلافی مسائل پر تقریریں اور غیر مبائعین سے کامیاب مناظرہ۔''

''اس رپورٹ میں آپ کا ذکر بھی ہے کہ آپ جماعت کے قابل علماء کے ساتھ اس مناظرہ میں شامل ہوئے۔یہ مناظرہ اس لئے ہوا کہ مولوی غلام مصطفٰے صاحب مولوی فاضل اور دیگر احباب کی سعیِ بلیغ سے تھوڑے عرصہ میں چار غیر مبائع دوستوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کرلی اس کامیابی پر لاہوری جماعت کے افراد نے 25/ فروری بذریعہ منادی غیر مبائعین نے اعلان کیا کہ ختم نبوت پر تقریر کریں اور سوال جواب کے لئے وقت دیا جائے۔اس پر جماعتی وفد ان کے جلسہ میں شامل ہوئے تقریر ختم ہونے پر وقت کا مطالبہ کیا گیا مگر انہوں نے تنگدلی دکھائی۔ایک ہندو دوست نے اس پر کہا کہ ڈیڑھ گھنٹے کے مقابلہ میں کچھ وقت تو دیا جائے۔بڑی قیل وقال کے بعد فیصلہ ہوا کہ ڈیڑھ گھنٹہ ختم نبوت کے موضوع پر تبادلہ خیالات پبلک جلسہ ہوگا۔جس میں بتایا جائے گا کہ کونسا فریق حضرت مسیح موعودؑ کے مسلک کو ترک کر چکا ہے اور کون اسِ پر قائم ہے پھر جلسہ کی کاروائی مولوی محمدؐ صاحب فاضل دیالگڑھی کی زیرِ صدارت کاروائی ہوئی۔تلاوت نظم کے بعد النبوۃ فی الاسلام کے موضوع پر خواجہ خورشید احمد صاحب واقفِ زندگی نے تقریر کی۔قرآن،احادیث، اقوال آئمہ سلف تحریرات حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ و اکابرین کے پیغام کی روشنی میں ثابت کیا۔ ان کے بعد مولوی خیرالدین نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں بتایا کہ ان لوگوں نے سابقہ عقائد سے کیوں اِنحراف کیا ہے۔ پھر مولوی غلام مصطفٰے صاحب نے امیر غیر مبائعین کی تفسیر قرآن اور حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی اور متعدد مثالیں دے کر بتایا۔۔۔ اس کے بعد نورالدین صاحب نے خلافت اور انجمن کے موضوع پر تقریر کی اور متعدد مثالیں دے کر بتایا۔۔۔ایک معزز لاہوری دوست چوہدری غلام حیدر صاحب رئیس بدوملہی تشریف لائے تھے۔۔۔ان کے کہنے پر مناظرہ قرار پایا۔ جو مضمونوں پر مشتمل تھا۔ایک پیش گوئی مصلح موعود۔ دوسرا ختم نبوت۔مناظرہ 27/ فروری کو شروع ہوا۔۔۔مناظرہ مولوی غلام مصطفٰے صاحب اور صدر مولوی احمد علی صاحب اور فریق مخالف کی طرف سے مناظر مولوی احمد یار صاحب اور صدر ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول بدوملہی تھے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہر دو مضمونوں میں ہمیں شاندار کامیابی عطا فرمائی۔۔۔ اسِ مناظرہ میں مولوی خیرالدین صاحب نے دس روپے انعام رکھے اور نورالدین صاحب ایک سو روپیہ جناب حکیم عبدالحکیم صاحب کے پاس انعام بطور امانت رکھا جو حکیم صاحب نے 24 گھنٹہ کے انتظار کے بعد واپس کر دیئے۔(یہ انعام اس لئے رکھا گیا کہ غیر مبائعین کا مقصد جو حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق تحقیر کرنا تھا اسِ لئے جیتنے والے فریق کے لئے بطور انعام رکھے تھے) حاضرین میں سے سمجھدار طبقہ نے مناظرہ کی کامیابی پر مبارک باد دی۔''

(روزنامہ الفضل قادیان دارلامان 5/ مارچ 1942ء صفحہ نمبر 5)

آپ کی صحت بوجہ شوگر بڑی عمر میں کمزور ہوگئی تھی۔ اکثر کہتے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری وفات

گھر سے باہر ہوگی۔ 19/ مئی 1960ء کے دن آپ گھر کا سودا سلف لاکر نماز کے لئے مسجد چلے گئے وہاں آپ کی وفات مسجد میں عصر کی نماز کے دوران ہوئی۔ میری پھپھو جان وزیر بیگم بیان کرتی ہے کہ جس دن والد صاحب کی وفات ہوئی۔ وہ اس وقت بحرین میں اپنی فیملی ساتھ مقیم تھی۔ 19/ مئی کے دن اخبار الفضل ان کے گھر آیا اس کا مطالعہ کرتے ہوئے انہوں نے کسی کے والد کی وفات کا ذکر پڑھ کر کہتی ہیں کہ مجھے اپنے والد صاحب یاد آگئے میرا دل بھر گیا اور میں زار و قطار رونے لگی۔ اس کے ایک ہفتہ بعد خط موصول ہوا کہ آپ کی وفات ہوگئی ہے۔ دادی اماں کا بھی ذکر کرتی چلوں آپ کا نام بیگم بی بی تھا آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ابتدائی دورِ خلافت میں بیعت کی۔ دادا جان اپنی فیملی میں اکیلے احمدی تھے۔آپ نے اپنے کسی بچے کی شادی فیملی میں نہیں کی مبادا اولاد کو مشکلات نہ درپیش ہوں۔

آپ کی وفات پر واقفِ زندگی مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی جو تبلیغی پروگرام میں آپ کے ساتھ ہوتے تھے انہوں نے روزنامہ الفضل ربوہ میں آپ کا ذکرِ خیر تحریر کیا۔ جو تایا جی مکرم رفیع الدین بٹ نے مجھے بھیجا تھا۔ وہ کچھ یوں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخلص خادم قوم مولوی خیر الدین صاحب آف نارووال حال بدوملہی ضلع سیالکوٹ 19/ مئی بروز جمعرات بحالت نماز حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی خیرالدین صاحبؓ پابند وصوم صلوۃ تھے اور حد درجہ خلیق اور ملنسار بزرگ تھے جب بھی ملاقات کا اتفاق ہوتا تو آپ ہمیشہ خندہ پیشانی اور دلی مسرّت کے ساتھ ملتے۔ جب کوئی ایمان افروز واقعہ عرض کیا جاتا تو خوشی سے آپ کا چہرہ چمک اٹھتا باوجود اس کے کہ آپ کسی علمی درس گاہ سے تعلیم حاصل کئے ہوئے نہیں تھے تاہم آپ کافی دینی معلومات رکھتے تھے گفتگو کچھ اس انداز سے فرماتے تھے کہ سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔تقریر کرنے کا خاص ملکہ تھا۔آپؓ عمر بھر اصلاح و ارشاد کے کام میں مصروف رہے اور بہت سی سعید روحوں کو آپؓ کے کے ذریعہ قبول حق کی سعادت حاصل ہوئی۔حضرت مولوی صاحب مرحومؓ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصّہ دینی کاموں میں صرف کیا آپؓ جماعت کے آنریری مربی تھے اگر کہیں سن پاتے کہ فلاں مقام پر جماعت کا کوئی جلسہ منعقد ہورہا ہے۔تو اکثر اپنے خرچ پر یا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شرکت کرتے۔ سیالکوٹ زور بعض دیگر اضلاع کی جماعتوں کے اکثر احباب مرحومؓ کو بخوبی جانتے تھے اور آپؓ کے اوصاف کے نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے بھی معترف تھے۔غرض دینی اغراض کے لئے آپ کی زندگی وقف تھی۔ میں نے متعدد بار دیکھا کہ مولوی صاحبؓ جب کبھی حضرت مسیح موعودؑ یا حضور کے کسی صحابیؓ کا ذکر فرماتے تو آپؓ کی آنکھیں پُرنم ہوتیں ایسا معلوم ہوتا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے معشوق کے اوصاف بیان کرتے وقت ایک خاص لذت اور خوشی محسوس کرتا ہے۔حضرت مولوی صاحبؓ کو صحابہؓ اور حضورؑ کی مبشر اولاد اور خاندان مسیح موعودؑ سے دلی اُنس و محبت تھی۔ ایں زمانہ میں جبکہ دین کی محبت سرد پڑ گئی تھی اور نخلِ ایمان خشک پڑ گیا تھا اور اللہ والوں سے دنیا خالی نظر آتی تھی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرما کر پھر سے دین کے والہ وشیدا انسان پیدا کر دیئے اور قدرتِ خداوندی نے شجرِ اسلام کے ساتھ ایسے روحانی اور شیریں پھل لگا دیئے کہ جنہیں دیکھ کر ایک جہان ازسر نو نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوگیا۔ یہ روحانی پھل حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ ہی تو ہیں۔مولوی خیرالدین صاحبؓ کا وجود بھی ایسے ہی بزرگ لوگوں میں شامل تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحبؓ مرحوم کی روح کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور مرحوم کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ 23/ جون 1960ء صفحہ 4)

آپ کی ساری اولاد اب خدا تعالیٰ کے حضور ہوچکی ہے۔ اولاد کے نام یہ ہیں:

1. بیٹی۔مکرمہ غلام فاطمہ مرحومہ اہلیہ خواجہ ہدایت اللہ صاحب مرحوم۔
2. بیٹے۔ مکرم فضل الدین بٹ صاحب مرحوم۔ وفات 2004ء
3. بیٹی۔مکرمہ مختار بی بی مرحومہ اہلیہ بشیر احمد بٹ صاحب مرحوم۔ وفات 2001ء
4. بیٹے۔ مکرم رفیع الدین بٹ صاحب مرحوم۔ وفات 6/ دسمبر 2020ء میں ہوئی۔ان کی وفات کا ذکر خیر 22/ جنوری 2021ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے یوں بیان فرمایا ''اگلا ذکر رفیع الدین بٹ صاحب کا ہے۔ یہ چھ دسمبر کو بانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔
آپ حضرت مولوی خیردین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے جوانی میں نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔مختلف مقامات پر جماعتی خدمات کا موقع ملا۔ بدوملہی ضلع نارووال کے صدر جماعت اور امیر حلقہ بھی رہے۔ واہ کینٹ جماعت کے صدر بھی رہے۔ اسیر راہ مولیٰ ہونے کا بھی ان کو اعزاز ملا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں اور ان کے ایک داماد نسیم احمد صاحب نائیجیریا میں بطور مبلغ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان تمام مرحومین کے درجات بلند کرے اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ آمین''
5. بیٹی۔مکرمہ وزیر بیگم مرحومہ اہلیہ نیاز احمد صاحب مرحوم۔ وفات 13/ اپریل 2021ء
6. بیٹے۔ مکرم مصباح الدین بٹ صاحب مرحوم۔
7. بیٹے۔مکرم صلاح الدین بٹ صاحب مرحوم۔ 13/ اگست 2010ء
8. بیٹی۔ مکرمہ رضیہ بٹ مرحومہ۔ 6 اکتوبر 2019ء
9. بیٹی۔ مکرمہ رفعیہ شاہین مرحومہ اہلیہ شیخ اعجاز احمد صاحب۔ وفات 2000ء

دعا ہے خدا تعالیٰ آپ کی دو بہوؤں اور ایک داماد کا سایہء تا دیر بچوں پر سلامت رکھے۔ آمین

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے پوتے،پوتیاں، نواسے، نواسیاں یورپ کے ممالک جرمنی، فرانس، برطانیہ اور پاکستان میں مقیم ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب خلافت اور جماعت سے منسلک ہیں۔اس وقت آپ کے ایک نواسے مکرم فہیم احمد نیاز امیر جماعت فرانس ہیں اور آپ کی ایک پوتی مکرمہ فرحت فہیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس ہیں یہ محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی ساری نسل کو ہمیشہ خلافت اور جماعت کے ساتھ وابستہ رکھے نیز جماعت کے فدائی خدمت گزار بنائے۔آمین

تحریر: مولانا سلطان محمود انور مرحوم

دنیا کی تقدیر بدلنے کے لئے خود کو بدلیں

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
میں واحد کا ہوں دل دادہ
اور واحد میرا پیارا ہے
گر تُو بھی واحد بن جائے
تو میری آنکھ کا تارا ہے
تُو ایک ہو ساری دنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تُو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

(اخبار الفضل جلد 17، 10/ جولائی 1930ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس نظم میں وہ سارے تصورات اور توقعات بیان ہوئے ہیں جس پر حضور خدام کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان ساری توقعات کا خلاصہ اور نچوڑ یہ ہے کہ تم اُس خدا کے بندے بنو جو واحد ہے اور اگر تم معاشرے میں واحد بن جاؤ تو میری آنکھوں کا تارا بن جاؤ گے۔ احمدیت ہمیں معاشرے میں واحد بنانا چاہتی ہے جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی جو بے مثال ہے اور اسی کردار کی ہم سے توقع کی جاتی ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا اگر ہم تفصیل سے جائزہ لیں تو یہ بات ہر لمحہ نمایاں نظر آتی ہے کہ عظیم انسان اور عظیم شخصیت اور ہستی یعنی ایسا مقام رکھتے ہوئے بھی کہ فخر کائنات ہیں، وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔ اپنے نفس کو بنی نوع انسان کی ہمدردی، بھلائی اور اس کی خدمت میں یکسر مارا ہوا تھا اور کھپایا ہوا تھا۔ کبھی اپنے نفس کو یہ احساس تک نہیں ہونے دیا کہ تمہارے منصب کے لحاظ سے یہ بات درست بنتی ہے یا نہیں۔ مشہور واقعہ ہے اِس میں اصل نصیحت مقصود ہے۔ آپؐ نے ایک معمر خاتون کی گٹھڑی اُٹھا کر کئی منزل تک یا کئی میل کی مسافت تک بظاہر ایک مزدور بنے ہوئے مدد فرمائی۔ پس آج کے نوجوانوں کو اپنے گھر کا کام کاج کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہونی چاہئے۔ ایک احمدی نوجوان کی تعلیمی ترقی کے ساتھ ہاتھ سے کام کرنے یعنی وقار عمل کی اہمیت بھی پیش نظر رکھنی چاہئے۔ اس غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں وقار عمل کا ایک باقاعدہ شعبہ قائم ہے اور اس سے اصل مقصد یہ ہے کہ ایک خادم ہوتے ہوئے جس خدمت کے لئے بھی بلایا جائے اور وقت کا تقاضا ہو۔ ایک خادم کو اس میں شرم یا عار محسوس نہ ہو اور وہ کام کرنے کے لئے کھلے ذہن سے اور دلی بشاشت سے تیار ہو۔ اس سے جماعتی اور معاشرتی کاموں میں بہتری آئے گی، بعض بھلائی اور نیکی کے کاموں کی توفیق ملے گی۔ خاص طور پر خدام کو کوئی عملی شکل تیار کرنی چاہئے کہ ہر خادم کو جو کام سونپا جائے تو اس میں اپنی پوزیشن کو روک نہ بنائے۔ ہمارے ہاں ہر طرف انارکی ہے۔ لا قانونیت ہے اور انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہی۔ ایسے ماحول میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں پر ایک غیر معمولی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ ہے جو میں تدریجاً آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات ایک احمدی خادم کے ذہن میں یہ ہمیشہ راسخ رہنی چاہئے کہ اُس میں اور دوسروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس فرق کے تصور کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ ایک احمدی اور ایک وہ شخص جو احمدی نہیں۔ ان دونوں میں بنیادی طور پہ فرق ہے اور احمدیت اور مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس فرق کو ملحوظ رکھا جائے اور کوئی لمحہ زندگی میں ایسا نہیں آنا چاہئے۔ جب یہ فرق پامال ہو اور یہ فرق آئندہ انسان کے کردار کی حفاظت کے دروازے کھولے گا۔ اگر ہم ایسے معاشرے میں جذب ہو جائیں، جس معاشرے میں قانون کی پابندی کا تصور کوئی نہیں بزرگ کے احترام کا تصور کوئی نہیں، ماں باپ کی خدمت اور خیر خواہی کا تصور کوئی نہیں اور اپنی اغراض نفسانی کے حصول کے لئے جائز ناجائز کا کوئی حجاب اور حدود نہیں، اُس معاشرے میں اگر ایک احمدی نوجوان جا کر جذب ہو جائے اور غیروں کے ساتھ اس کا امتیاز قائم نہ رہے تو وہ احمدیت کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا۔ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا۔ تو بنیادی بات جو آپ کے ذہن میں ڈالنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس احساس کو اپنے ذہنوں میں ہمیشہ کے لئے مستحکم کریں کہ آپ جس ماحول میں کالج میں ہوں، اسکول میں ہوں، دفتر میں ہوں، بازار میں ہوں، ملازمت کر رہے ہوں کسی محنت اور مشقت کا مرحلہ ہو کوئی مزدوری کا کام ہو جہاں بھی ہوں دوسروں سے ممتاز نظر آئیں۔ آپ خدا کے فضل سے احمدی ہیں میری حرکات عام نہیں ہوں گی۔ میں وہ ناجائز بات اپنی زبان پہ نہیں لا سکتا جو میرا غیر لا رہا ہے۔ میں اس قسم کے اطوار نہیں اپنا سکتا جو میرے غیر اپنا رہے ہیں اور یہ احساس اگر آپ اپنے ذہن میں پختہ رکھیں گے تو لمحہ لمحہ آپ کا نفس ایک محاسب کا کردار آپ کے لئے ادا کرے گا اور کسی خارجی نصیحت کی آپ کو ضرورت نہیں رہے گی۔ آپ کا ضمیر آپ کی رہنمائی کر رہا ہو گا کہ خیال رکھو! تم احمدی ہو۔ تم خدام الاحمدیہ کی مجلس کے رکن ہو۔ تم سے جماعت نے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اور اگر غیر کا اور تمہارا امتیاز قائم نہ رہا تو اس کی زَد اور اس کا حرف جماعت احمدیہ کی نیک شہرت پر پڑے گا۔ ایک مثال پیش کرتا ہوں جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی تھی۔ مَیں اس وقت منڈی بہاؤالدین میں بطور مربی کام کر رہا تھا اور قریب ہی چند میل کے فاصلے پر انجنیرنگ کالج ہے۔ جہاں سے لوگ تربیت پا کر اوور سیئر اور مختلف ڈگریاں لے کر باہر نکلتے ہیں۔ اس کالج میں مجھے یہ اطلاع ملی کہ طلباء نے سٹرائک کی ہے۔ مجھے فکر ہوا کہ وہاں ہمارے بہت سے احمدی طالب علم مقیم ہیں۔ خدا نہ کرے کہ وہ سٹرائک میں شامل ہوئے ہوں۔ میں پرنسپل صاحب کے دفتر میں گیا اور ان سے جا کے میں نے پوچھا کہ مجھے احمدی طلباء کے بارے میں بتائیں کہ اُنہوں نے اس میں حصہ تو نہیں لیا؟ پرنسپل صاحب نے اپنے سٹاف کو بھی بلایا اور بُلا کے ان کے سامنے مجھے فرمایا کہ یہ اساتذہ جو ڈیوٹی پر حاضر ہیں صرف احمدی طلباء کو تعلیم دینے کے لئے بُلائے گئے ہیں۔ باقی سارے طالب علم ہڑتال پر ہیں۔ صرف احمدی طلباء نے انتظامیہ کو باضابطہ اطلاع دی تھی کہ ہماری جماعت کی تربیت یہ ہے کہ اس قسم کی ہڑتالوں میں ہرگز حصّہ نہیں لینا۔ تو ہم کالج آئیں گے لیکن جب ہم کالج میں آئیں تو ہمارا اسٹاف موجود ہو تا کہ ہمارا دن ضائع نہ جائے۔ تو آج یہ سارا اسٹاف صرف احمدی طلباء کو تعلیم دینے کے لئے ڈیوٹی پر موجود ہیں۔ پرنسپل صاحب نے اور اسٹاف ممبرز نے میرے سامنے نہایت خوشنودی کا اظہار کیا کہ ہم جماعت کو داد دینا چاہتے ہیں جس نے نوجوانوں کا یہ ذہن بنایا ہے۔ تو ایک احمدی طالب علم ہونے کے اعتبار سے یا ایک احمدی خادم ہونے کے اعتبار سے یا احمدی جماعت کا رکن ہونے کے اعتبار سے دنیا کے کسی بھی میدان میں بھی یہ نمایاں فرق اور امتیاز قائم رہنا چاہئے کہ آپ خدا کے فضل سے احمدی ہیں اور ایک احمدی سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ جذبات اور حالات کی رو میں بہنے والا ہو۔

ماحول کی ادنیٰ ادنیٰ باتوں کے اثرات انسان پہ راسخ ہوتے رہتے ہیں۔ معاشرے کے اچھے یا بُرے کسی نہ کسی رنگ میں اثرات انسان پر مرتب ہوتے ہیں۔ اپنے معاشرے میں انسان اپنے دامن کو سو فیصد پاک رکھنے میں کامیابی مشکل ہوتی ہے نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ چھینٹے پڑتے ہیں۔ سڑک سے گزرتے ہوئے کوئی گندے پانی میں پتھر مارے گا تو چھینٹے پڑیں گے۔ اس لئے اس کے تدارک کا انتظام ہونا چاہئے۔ کوئی بُری بات، بُری خبر، بُری مجلس، بُرے رفیق غلط باتوں کا اثر ڈالتے ہیں۔ اُس کا تدارک فوری طور پر اسی طرح ہونا چاہئے جس طرح اگر کسی پر گندے چھینٹے پڑیں تو فوری طور پر کپڑوں کی دھلائی کا انتظام کرتے ہیں۔ کپڑے تبدیل کرتے ہیں اور اپنے ظاہری رکھ رکھاؤ کو بحال کرتے ہیں۔ تو خراب باتوں کے جو اثرات قدرتی طور پر ذہن اور کردار پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ کے فوری ازالے کا انتظام ہونا چاہئے اور وہ تبھی ممکن ہے کہ آپ اپنی تنظیم کے جاندار فعال ممبر ہوں۔ یہ صرف ان پندرہ دن کے لئے نہیں بلکہ جہاں جہاں بھی آپ مقیم ہیں وہاں ہماری تنظیم موجود ہے۔ خدام الاحمدیہ کا نظام موجود ہے۔ جماعت کا نظام موجود ہے۔ مربیان موجود ہیں، جہاں کوئی غلط بات پہنچتی ہے اور غلط اثر ہو رہا ہے تو اُس کا فوری تدارک چاہئے۔ جس طرح بیماری کا احساس کر کے ایک انسان فوری طور پر معالج یا ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اسی طرح فوری ہمیں اپنے نظام سے رجوع کرنا چاہئے کہ یہ بات غلط مجھ تک پہنچی ہے۔ بُرے ماحول میں مجھ سے یہ توقع کی گئی ہے۔ مجھے کیا کردار اختیار کرنا چاہئے اور کس طرح ان گندے اثرات کو اپنے آپ سے دور کرنا چاہئے۔ تو جماعت کا نظام خبر گیری کے لئے، رہنمائی کے لئے، بہتری کے لئے کام کر رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنی بیماری کی فکر نہیں کرتا اور بُرے اثرات کو اپنے دل میں سموئے پھرتا ہے تو پھر وہ اس مریض کی طرح ہے جو بیماری کو پال رہا ہے اور معالج کی طرف رُخ نہیں کرتا۔ ضرورت یہ ہے کہ ذہن میں یہ ماٹو موجود رہنا چاہئے کہ میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ ایک تنظیم سے وابستہ ہوں۔ میرا باقی دنیا سے ایک بنیادی فرق ہے اور اس فرق کو کسی قیمت پر میں پامال نہیں ہونے دوں گا۔ طلباء کے کئی مسائل ہیں ہڑتالیں ہوتی ہیں، کبھی اساتذہ کے خلاف محاذ آرائی ہوتی ہے، کبھی کلاس میں اُستاد آجائے تو طالب علم باغی بن کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم آپ سے سبق نہیں لینا چاہتے۔ ایک احمدی طالب علم کو اس قسم کے ہنگامے میں کبھی شریک نہیں ہونا چاہئے فوراً علیحدہ ہو جائیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ بات ہو سکتی ہے کہ آپ کی مخالفت ہو گی لیکن جو مخالفت

آپ احمدیت کے تقاضوں کی حفاظت کے لئے قبول کریں گے اُس میں اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ کیونکہ آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی زندگی میں احمدیت پر حرف آئے اور احمدیت کی شہرت داغدار ہو۔ لیکن اس کے لئے قربانی تو دینی پڑتی ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ جب قائداعظم کے جنازے کے موقع پر تنہا ایک جانب بیٹھے ہیں۔ جنازے میں شرکت کرنے والوں کا مجمع لاکھوں میں تھا۔ آپؓ کا ایک اصولی اختلاف تھا یہ قائداعظم کی ذات کے ساتھ نہیں تھا ایک اصول تھا جس کی پاسداری مقصود تھی وہ شخص تنہا اس لاکھوں کے مجمع کے سامنے بیٹھ گیا ہے کوئی مداہنت نہیں تھی کوئی خوف نہیں تھا۔ پبلک کی خوشنودی کا ادنیٰ سا شائبہ بھی آپ کے ذہن میں موجود نہیں تھا۔ محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک قدم اُٹھایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُس لاکھوں کے مجمع کے سامنے ایک فرد کی حفاظت فرمائی جب انسان خدا کو ترجیح دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندے کو ساری دنیا پہ ترجیح دے دیتا ہے۔ ہم بھی ایسے افراد بنیں جن کو سارے معاشرے کے مقابل پر خدا تعالیٰ ترجیح دے کے اپنی گود میں بٹھالے۔ بس اس امتیاز کو قائم رکھنا ضروری ہے جو احمدیت نے قائم کیا ہے غیر معاشرے کے ساتھ وہ مجروح نہ ہونے پائے اس فرق کی حفاظت آپ کو خدا کی طرف سے سونپی گئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس معاشرے میں دن رات لوٹ مار، قانون شکنی اور ہر قسم کی افراتفری ہو اُس معاشرے میں ہر وقت ایک انسان کو خدا کی حفاظت درکار ہے۔ اُس کے بغیر کوئی پناہ گاہ انسان کے لئے اب باقی نہیں رہی اور روزمرہ کے واقعات جو ہم اخبارات میں دیکھتے اور سنتے ہیں ٹی وی پہ آتے ہیں۔ ریڈیو پہ آتے ہیں۔ لوگوں کی زبانی مشہور ہو رہے ہیں۔ ساری دنیا میں ایک کہرام مچا ہوا ہے اور یہ سارے کا سارا خدا تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہے۔ انسان نے خدا کو بھلا دیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ایسے انسان کو یکسر اپنی نگاہوں سے گرا دیا ہے اور جو خدا کی نگاہ سے گر جائے اُس کے لئے دنیا میں کوئی پناہ گاہ باقی نہیں رہتی۔ ایسے معاشرے میں ایک احمدی کو خدا کے ساتھ اپنے پیوند کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے مختلف طریقے ہیں۔ کچھ مثبت ہیں کچھ منفی، کچھ کرو، کچھ نہ کرو۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ نے ایک کتاب تحریر فرمائی تھی۔ اُس کا نام ہی یہ تھا ’’کر۔ نہ کر‘‘۔ کہ یہ وہ کام ہیں جو تمہیں کرنے چاہئیں۔ یہ وہ کام ہیں جو تمہیں نہیں کرنے چاہئیں۔ سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا سیکھیں۔ جو قومیں اپنے اوقات کو برباد کرتی ہیں۔ وہ نتیجۃً زوال پذیر ہو جاتی ہیں اور آج کے معاشرے میں انسان کا وقت تمام تر بلا مبالغہ، مناہیات میں لغویات میں۔ خدا سے دور لے جانے والے امور میں ضائع ہو رہا ہے۔ آپ اپنے وقت کی حفاظت کریں کہ مَیں احمدی ہوں اور میرا وقت بڑا قیمتی ہے۔ مَیں لوگوں کی دیکھا دیکھی ایسی مجالس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ جن کا نتیجہ وقت کے ضیاع کے سوا کچھ نہ ہو۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:

انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 69)

یہ خدا کی طرف سے وہ بزرگ مسیح بنا کے کھڑا کیا گیا ہے۔ جس کا وقت ہرگز ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ بامقصد وقت وہ ہوتا ہے جب زندگی کا ایک ایک لمحہ دین کی خاطر اور دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ نہ اپنے آرام کی پرواہ ہے نہ اہل و عیال کی فکر ہے نہ اورنفس کے تقاضوں کی پرواہ ہے۔ ایک غرض ہے کہ دین کی خدمت کس طرح ہو اور اُس محنت اور کوشش اور لگن کا نتیجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام کے ہاتھ سے جو کتب تحریر ہوئیں وہ کم و بیش ملفوظات، اشتہارات اور دوسری چیزیں شامل کر کے سو کے قریب تعداد پہنچ جاتی ہے۔ ہم ان کتب کا کم از کم ایک دفعہ مطالعہ کر لیں۔ کتب لکھنے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے یا پڑھنے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ حضور ہی کی نصیحت ہے کہ جو شخص میری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ مطالعہ نہیں کرتا اُس کے ایمان میں مجھے شُبہ ہے۔ کمزوری ہے فکر کرنی چاہئے کہ ان کتب سے بے نیاز رہنا ہمیں تکبر میں مبتلا نہ کر دے کہ خدا کا مسیح آیا اتنے روحانی خزائن ہمارے لئے جمع کر کے گیا اور ہم مطالعہ کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔ ہم اپنے وقت کا صحیح استعمال سیکھیں۔ ہر گز وقت ضائع نہ کریں۔

ایسی مجالس کے قریب نہ جائیں جہاں محض گپیں ہوں اور وقت کا ضیاع ہو۔ زندگی کا مقصد ذکر الٰہی ہے۔ اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ ہر لمحہ زبان سے یا دل سے سبحان اللہ، سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں کوئی روک نہیں۔ درود شریف پڑھ سکتے ہیں کوئی روک نہیں۔ چلتے پھرتے آپ پڑھ سکتے ہیں اس میں کوئی قدغن نہیں تو اگر آپ اپنے اوقات کا جائزہ لیں گے۔ چوبیس گھنٹے میں کتنا وقت آپ ذکر الٰہی میں صرف کرتے ہیں تو بہت کم وقت صرف ہو رہا ہے حالانکہ بڑی سہولت کے ساتھ بہت زیادہ وقت اس غرض سے صرف کیا جا سکتا ہے۔ گھر سے کالج جا رہے ہیں، اسکول جا رہے ہیں، رستے میں دعا پڑھتے جائیں، درود شریف پڑھتے جائیں۔ کلاس میں بیٹھیں جب تک استاد کلاس نہیں لیتا بجائے دوستوں سے گپ شپ کرنے کے ضروری بات ہو تو کریں ممانعت نہیں ہے۔ لیکن ذکر الٰہی کر سکتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ اگر آپ اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں تو صحیح استعمال میں سرفہرست یہی بات ہے کہ آپ کی عادت بن جانی چاہئے کہ ایک ایک لمحہ آپ کا ذکر الٰہی میں صَرف ہو اور اُس کے لئے چونکہ کوئی مقررہ اوقات نہیں اس لئے ہر وقت اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بستر پر لیٹے ہیں اُس وقت بھی ذکر الٰہی کر سکتے ہیں۔ بازار جا رہے ہیں تو رستے میں کر سکتے ہیں۔ بازار میں سودا سلف خرید رہے ہیں اس دوران بھی ذکر الٰہی جاری رہ سکتا ہے۔ تو غرض یہ ہے کہ اگر آپ اپنا یہ شیوہ بنالیں۔ خدا تعالیٰ سے ایک لگن اور تعلق پیدا کر لیں کہ ہر وقت آپ کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو تو اُس کے بہت سے فائدے ہیں جو آگے میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اگر خدا یاد ہو گا تو غیر کا خانہ آپ کے ذہن سے خارج ہو جائے گا۔ سچے مؤحد وہی بنتے ہیں جو غیر اللہ سے کلیتہً اپنے ذہن کو آزاد اور پاک کر لیں اور جب تک آپ یہ نہیں کرتے غیر سے چھٹکارا نہیں مل سکتا اور وہ غیر کئی روپوں میں اور کئی بھیسوں میں آپ کا وقت برباد کرنے کے لئے آتا ہے۔ کبھی ایک دوست کے ساتھ، کبھی ایک خیر خواہ بن کر کبھی کلاس فیلو کے روپ میں، کبھی محلے داری کے تعلق میں۔ کبھی رشتے داری کے تعلق میں۔ کبھی مختلف پروگرام سامنے آجاتے ہیں۔ ایک انسان بھول جاتا ہے کہ مجھے خدا کی یاد میں وقت صَرف کرنا چاہئے بجائے اس کے کہ لغویات میں میرا وقت ضائع ہو۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں۔ پھر ہمیں اندازہ ہو گا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایک لمحہ بھی ذکر الٰہی سے خالی نہیں تھا اور اسی لگن کو اپنا کر صوفیاء نے ایک محاورہ بنایا ’’جو دم غافل سو دم کافر‘‘ جس لمحہ آپ خدا کے ذکر سے اور توجہ سے خالی ہو جاتے ہیں۔ خدا کی گود سے باہر جا پڑتے ہیں۔ غیر کی آغوش میں پہنچ جاتے ہیں اور اس انداز سے اگر آپ ذکر الٰہی اپنا شیوہ بنائیں گے اور اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں گے تو بہت سی بد عادتوں سے اللہ تعالیٰ آپ کو بچالے گا۔

غلط حرکتوں سے اللہ تعالیٰ آپ کو بچالے گا اور جس کا اُٹھنا بیٹھنا ہر وقت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ خدا کے سامنے خود ہو۔ خدا اس کے سامنے ہو وہ غیر کے ساتھ حرکت کرنے کا موقع ہی نہیں پاتا اور اس کا سب سے زیادہ تجربہ عملی طور پر کرانے کا موقع ہی نہیں پاتا اور اس کا سب سے زیادہ عملی طور پر کرانے کے لئے شریعت نے پانچ بار نمازیں فرض کی ہیں۔ حکم اس میں یہ ہے کہ خدا کے دربار میں آؤ اور غیر اللہ کو باہر پھینک کے آؤ یہ جگہ صرف خدا کے لئے ہے اور اگر وہاں تم تجربے میں کامیاب ہو جاؤ کہ چوبیس گھنٹے میں سے ایک گھنٹہ زیادہ سے زیادہ صرف ہوتا ہے تو یومیہ چوبیسواں حصّہ آپ ذکر الٰہی میں صرف کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ غیر کو پیچھے چھوڑ دیں اور ایک ایک لمحہ آپ یہاں کھپائیں اور صَرف کریں کہ آپ نے یا اللہ کو یاد کرنا ہے یا تعلیم حاصل کرنی ہے

اس ذکرِ الٰہی سے انسان کو جو سب سے بڑی طاقت ملتی ہے۔ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ دلوں کی اطمینان کی دولت نصیب ہو گی اور یہ وہ دولت ہے جس سے آج کا انسان کلیتہً محروم اور بے نصیب ہے۔ گزشتہ ہفتے عشرے کے اندر اندر چار پانچ صحافی حضرات کے وفود مجھ سے ملے گفتگو ہوئی اور ہر وفد نے واپس جاتے ہوئے سو فیصدی حتمیّت کے ساتھ یہ تبصرہ کیا کہ جناب باہر کی دنیا میں تو ایک بے اطمینانی ہے اور معاشرے میں کہیں امن اور سکون کے نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ یہاں جو آ کے ہم نے وقت گزارا ہے۔ لمحہ لمحہ اطمینان کی دولت ملی اور یہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ذکر الٰہی کے طفیل یہ نعمت عطا کی ہوئی ہے۔ جو باہر دنیا کو نصیب نہیں۔ قرآن شریف ارشاد فرماتا ہے کہ دلوں کے اطمینان کی دولت سے بڑھ کر اور کوئی دولت نہیں۔ جو لوگ دنیا کے پیچھے پاگلوں کی طرح مرتے ہیں اور بظاہر دنیا کے کچھ اسباب جمع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان کی اندرونی اور باطنی حالت یہ ہوتی ہے کہ رات کو جب تک وہ مُٹھی بھر گولیاں نہ کھا لیں ان کو نیند نہیں آتی لیکن ایک احمدی خدا تعالیٰ سے تعلق کی بناء پر جو میٹھی نیند خدا تعالیٰ کی طرف سے رات کو اُسے نصیب ہوتی ہے اور جو اطمینان کے ساتھ وہ اپنے دن گزارتا اور زندگی کے لمحات گزارتا ہے وہ غیر اُس کا تجربہ نہیں رکھتا اور ایک احمدی نوجوان کو اگر کوئی ہوس ہو سکتی ہے اگر کوئی خواہش اُسے مجبور کر سکتی ہے تو اس کے برعکس ایک اطمینان کی اُسے تلاش ہے اور وہ اطمینان انسان کو ذکر الٰہی میں نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ زندگی بھر اپنا معمول بنالیں کہ میں نے ذکر الٰہی کے لحاظ سے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا اور جو لمحہ بھی مل جائے۔ سُبحان اللہ، الحمدُ للہ، اللہ اکبر، اللّٰھُمَّ صلّ علیٰ مُحمّدٍ۔ کوئی نہ کوئی ذکر کرنا ہے اور جب یہ ذکر کریں گے تو یہ عملی طور پہ ایک ثبوت اس بات کا ہو گا کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی خلا نہیں۔ شاعر نے اپنے محبوب کا تصور باندھا ہے کہ

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مگر اس سے زیادہ تصویر یہ ہے کہ ہمارا خدا ہمارے دل کے اندر بستا ہے اور میرا کوئی لمحہ اس خدا کے ذکر سے خالی نہیں۔سوائے ان مقررہ اوقات کے جب دنیا کے فرائض مجھے مجبور کرتے ہیں۔مگر دنیا کے دھندے بھی اگر خدا کی خاطر کر رہے ہیں تو وہ بھی ذکر الٰہی شمار ہوگا۔یہ حدیث کا اور شریعت کا مسئلہ ہے۔اس لئے جہاں بھی ہوں۔جس حالت میں بھی ہوں خدا کے ذکر سے اور خدا کی رضا سے خالی نہیں ہوں گے۔لمحہ لمحہ خدا کا ذکر شمار ہوگا۔یہ کئے بغیر آج کی دنیا میں انسان کی پناہ اور حفاظت کی کوئی صورت باقی نہیں۔کسی صوفی کے بارے میں مشہور واقعہ ہے۔کہ صوفی بننے سے پیشتر ایک نامی گرامی چور تھے۔چوری کے لئے اپنی ٹیم بنائی ہوئی تھی۔عملاً چوری وہی کرتے ٹیم ادھر اُدھر نگرانی اور حفاظت کرتی۔جب مال چرا کے لے آتے آپس میں بیٹھ کے برابر تقسیم کر لیتے۔ایک دن خیال آیا کہ عملاً چوری کا خطرہ تو میں سر پہ لیتا ہوں اور یہ جو گلیوں میں ادھر اُدھر کھڑے ہوتے ہیں۔مجھ سے حصہ لے جاتے ہیں۔کیوں نہ ایسا منصوبہ بناؤں کہ چوری کا سارا مال میرے گھر میں رہے۔اس نے اپنے بچے کو تیار کیا کہ جب کسی گھر میں دیوار پھلانگ کے اندر چلا جاؤں تو بچہ باہر گلی کے موڑ پر پہرہ دے کوئی آدمی آ رہا ہو تو ہلکی سی آواز دے دے۔تو اپنے بچے کو تیار کیا اور جب مطمئن ہوگیا کہ اب یہ اپنا فرض صحیح طور پہ ادا کر سکے گا چوری کے لئے ایک رات باپ بیٹا نکل پڑے جب باپ دیوار پھلانگ کے اندر چلا گیا۔تو چند لمحوں کے اندر اندر بچے نے آواز دینی شروع کر دی کہ ابّا ابّا جلدی آ جائیں ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے۔باپ گھبرایا ہوا باہر واپس آ گیا۔وہاں سے بھاگ کے دور جا کے بچے سے پوچھا کہ کون دیکھ رہا تھا؟ کس طرح تم نے آواز دے دی، نظر تو کوئی نہیں آ رہا۔تو بچے کی فطرت پاک تھی۔بڑی سادگی اور معصومیت سے کہا کہ ابّا ہمارا خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔یہ فقرہ معصوم بچے کی زبان سے سُن کر اس چور کے دل پر ایسی چوٹ پڑی کہ وہیں تائب ہوا اور اس کے بعد پھر ذکر الٰہی اور خدا کی عبادت، اطاعت اور خدا کی مخلوق کی خدمت میں اتنا کام کیا کہ وہ ایک معروف صوفی ٹھہرا۔اب یہ جو تصور ہے کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔یہ تمام برائیوں کے مقابل پر ایک دیوار ہے۔اگر ہم یہ دیوار قائم نہیں کرتے تو لمحہ لمحہ شیطان کے جال میں پھنس سکتے ہیں۔اس وقت معاشرے میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ خدا کا تصور اور اس کی موجودگی کی شرم انسان کے ذہن سے مفقود ہوگئی ہے اور وہ صرف یہ سوچتا ہے کہ پولیس نہیں دیکھ رہی، پڑوسی نہیں دیکھ رہے۔محلے والے نہیں دیکھ رہے۔کوئی اور شخص نہیں دیکھ رہا جو گھناؤنا جرم کر رہا ہوں۔کسی انسان کی نگاہ اس پر نہیں پڑ رہی۔اس لئے بے باک ہو کر جرم کرتے ہیں۔اگر یہ تصور ذہنوں میں آ جائے کہ خدا کی بھی شرم ہونی چاہئے انسان کو خدا کا بھی خوف ہونا چاہئے یہ تصور ہر جگہ انسان کے ساتھ رہ سکتا ہے۔پھر وہ جرم نہیں کرتا۔تو پانچ دفعہ نماز میں بھی یہ تصور دیا گیا ہے کہ خدا کی موجودگی کا احساس اپنے ذہنوں میں راسخ کرو۔لیکن ہماری بعض اوقات کوتاہی کا عالم یہ ہوتا ہے کہ نماز کے لئے مسجد میں چلے جاتے ہیں نماز کی انتظار میں وقت صرف کرنا ہوتا ہے۔ذکر الٰہی نہیں کرتے نوافل نہیں پڑھتے۔سنّتیں توجہ سے نہیں ادا کرتے۔اپنے دوستوں سے مسجد میں بیٹھ کے باتیں کرتے رہتے ہیں۔حالانکہ خدا کے گھر گئے ہوئے ہیں اور خدا کے سامنے پہنچے ہوئے ہیں مگر ابھی چونکہ وہ تصور ذہنوں میں راسخ نہیں اس لئے خدا کی موجودگی کا تصور ذہنوں میں راسخ نہیں۔دوستوں کی موجودگی کا تصور غالب رہتا ہے۔اس لئے مسجد میں پہنچ کے بھی بعض لوگ باتیں کرتے رہتے ہیں۔بعض یہاں تک کمزوری دکھاتے ہیں کہ نماز شروع بھی ہوجائے تو وہ رکوع میں امام کے جانے تک اپنی باتوں میں مصروف رہتے ہیں کہ جب رکوع میں جائیں گے تو بھاگ کے پکڑ لیں گے۔تو یہ خدا کے گھر کا تصور درست نہیں ہے۔عبادت کی حقیقت ہی یہی ہے جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ ان تعبد اللّٰہ کأنك تراہ۔عبادت وہ عبادت ہے کہ جس میں تو اپنی آنکھوں کے سامنے خدا کا مشاہدہ کر رہا ہو۔لیکن اگر یہ تصور ابھی راسخ نہیں تو کم از کم اتنا معیار ضرور رہنا چاہئے کہ میں خدا کو نہیں دیکھ رہا تو کم از کم خدا تو مجھے دیکھ رہا ہے۔مجھے کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے جس کے نتیجہ میں میرا خدا جو مجھ دیکھ رہا ہے وہ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔بے ادبی نہ ٹھہرے اُس کے دربار میں آ کر میری یہ گستاخی متصوّر نہ ہو۔خدا کے تصور کو راسخ کئے بغیر ایک انسان کی اصلاح نہیں ہوسکتی اور خدا کی موجودگی کا تصور ذہن میں قائم کئے بغیر ہم شیطان سے نجات نہیں پا سکتے۔تمام بیماریوں کا علاج اور واحد علاج یہ ہے۔کہ ہمیں خدا کی موجودگی کا ہر وقت احساس ہو اور یہ احساس راسخ ہوتا ہے تجربہ ہوتا ہے یومیہ تجربہ ہوتا ہے اور سبق دہرایا جاتا ہے۔پانچ مرتبہ کی نماز باجماعت میں اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا مسجدیں محض خدا کے گھر ہیں۔کسی غیر کے نام پر وہ نہیں بنائے گئے۔کوئی غیر وہاں خدا کو برداشت نہیں۔اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ۔صرف خدا کی خاطر ہیں یہ مسجدیں۔فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا اس لئے اپنی بات کا مخاطب خدا کے سوا غیر کو نہ ٹھہراؤ۔خدا کے گھر میں خدا سے بات کرنی ہے غیر سے نہیں۔یہ اگر اپنی عادت بنا لیں گے تو خدا کے گھر سے باہر نکل کر بھی خدا ساتھ ساتھ ہوگا اور خدا کی موجودگی کا احساس ذہن پہ حاوی رہے گا۔جب یہ کیفیت ہوگی تو وہ اطمینان کی دولت۔خدا کی حفاظت کی دولت اور یقین انسان کو نصیب ہوتا ہے۔معاشرے کے زیادہ تر انسان خدا سے دور ہٹ چکے ہیں اور خدا کی موجودگی کے تصور سے خالی الذہن ہو چکے ہیں۔اس لئے جو جی میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں اور کر گزرتے ہیں۔لیکن اس کا توڑ اور اس کا علاج صرف یہ ہے کہ ایک احمدی کے ذہن پر ہر وقت خدا کی موجودگی کا احساس ہو۔تو اپنے وقت کی قدر کریں۔اُس قدر میں ذکر الٰہی میں اپنا وقت صرف کریں۔ذکر الٰہی بھی انسان کا کامیاب اور مفید اور مؤثر اور عملاً ہوسکتا ہے۔کہ خدا کی موجودگی کا احساس ہو۔

اس احساس سے ہم معاشرے کی کھلی کھلی برائیوں سے دامن بچا سکیں گے۔یہ کہنا غلط ہے کہ کیونکہ بہت سے لوگ یہ بُرا کام کر رہے ہیں تھے اس لئے میں نے بھی کر لیا۔خدائے واحد کی طرح منفرد بننے کے لئے تمام بُرائیوں کے رستے روکیں۔کبھی دیکھا دیکھی اپنے آپ کو ماحول میں جذب نہ ہونے دیں۔کبھی رَو میں نہ بہیں۔اپنے آپ کو ماحول میں جذب نہ ہونے دیں۔اس وقت معاشرے میں کہیں خیر کا نام نہیں۔کہیں انسانی قدر کا نام نہیں اور عزت کا نام موجود نہیں رہا۔ساری چیزیں مفقود ہوگئی ہیں۔اسلام کے نام پر قتل وغارت کی تعلیم دی جارہی ہے۔اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے حضرت رسول کریم کو رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ بنا کے بھیجا گیا ہے۔خدا کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم نے تو ہاتھ میں کلاشنکوف نہیں پکڑی۔وہ تو عاجزی کی راہوں پر قدم مارنے والا وجود تھا۔وہ تو انسانوں کے غموں کو اپنے دل میں جگہ دینے والا انسان تھا۔وہ تو ساری دنیا کی مصیبتوں کو اپنے سر لے کے خدا کی بارگاہ میں گرنے والا تھا۔وہ تو طائف کے مجرموں کو معاف کرنے والا تھا۔وہ تو مکّہ کی فتح کے موقع پہ تمام کفار اور مشرکین کو معاف کرنے والا وجود تھا۔وہ عرش کا خدا جس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت بنا کے دنیا میں بھیجا تھا وہ دنیا کو کلاشنکوفوں کے حوالے ہرگز نہیں ہونے دیگا۔یہ خود اپنے غلط کاموں کے نتیجہ کی بھینٹ چڑھ جائیں گے۔اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے صدقے اس دنیا کی نجات کے سامان کرے گا۔وہ صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوگا۔اس لئے میں آپ عزیزوں سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ساری دنیا کی نجات کا ذریعہ بننا ہے۔یہ معمولی کام نہیں۔یہ معمولی خدمت نہیں۔بہت بڑا فریضہ ہے۔اس کی خاطر ہر طرح سے آپ کو تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔مگر اس ساری تیاری کا لب لباب اور نچوڑ اس بات میں ہے۔کہ اسوۂ رسولؐ کو زندہ کریں۔آپؐ کی ناموس اور غیرت کی خاطر اپنے اوقات اور اپنے اموال اور اپنی صلاحیتیں نچھاور کرنے والے ہوں اور اس غرض سے اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کو چُنا ہے۔دنیا کی قسمت کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔زیادہ دیر نہیں یہ بات چلے گی۔یا انسان کلیتہً اس کائنات سے محو ہو جائے گا یا احمدیت کی آغوش میں پناہ لے گا۔ساری دنیا کو پناہ کو دعوت دینے کے لئے خدا کے ہو جائیں۔ایک ہی جماعت ہے روئے زمین پہ جس کو جماعت کہا جا سکتا ہے۔جو ایک امام کے تابع ہے، جو ایک امام کی آواز پہ اپنی زندگی اور سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔کوئی جماعت میدان میں تیار نہیں۔اس لئے ہمارا اوّل تو کسی سے مقابلہ نہیں۔مفرد، واحد بے مثال جماعت احمدیہ ہے۔ہمارے امام ساری دنیا میں ایسے خدام کے منتظر ہیں۔جو خدا سے تعلق پیدا کر کے دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔جو خدا کے ہیں اور واقعةً خدا فخر سے کہے کہ سارے معاشرے میں یہی میرے آدمی ہیں۔یہی میرے بندے ہیں۔یہی میرے مطیع ہیں۔اس لئے ان کو ناکام نہ ہونے دینا۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ایک ہزار لاؤ لشکر کے مقابل پر تین سو تیرہ نہتے جوان کھڑے کئے اور پھر اس کے بعد خدا کی بارگاہ میں سجدہ میں گر گئے خیمے میں جا کے اور فریاد اور التجاء یہ تھی کہ میرے مولا تیرہ سال میں نے مکّے میں صعوبتیں برداشت کی ہیں۔مدینے میں آ کے بھی مخالفت نے پیچھا نہیں چھوڑا۔اب یہ تین سو تیرہ نہتے اور عاجز بندے اگر آج دشمن کے ہاتھوں مار دئے گئے۔ناکام ہو گئے۔مٹادئے گئے۔تو پھر قیامت تک اس روئے زمین پہ تیرا نام لینے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔یہ قدر و قیمت تھی خدا کی نگاہ میں اُن تین سو تیرہ افراد کی۔آج ضرورت ہے کہ ہم خدا کی بارگاہ میں یہ مناجات پیش کرنے میں حق بجانب ہوں کہ ہم سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس وابستہ ہے۔اگر ہم دنیا میں ملیا میٹ کر دئے گئے تو پھر قیامت تک اسلام کا احیاء کا کام کرنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔پھر خدا کے فضل سے کسی میدان میں بھی ہوں گے نمایاں ہوں گے۔خدا کی حفاظت میں ہوں گے۔کامیابیاں قدم چومیں گی۔غیر کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا۔شرط یہ ہے کہ خدا کے بن جائیں اور خدا والے بن جائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے بھی اور آپ سب کو بھی ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 79

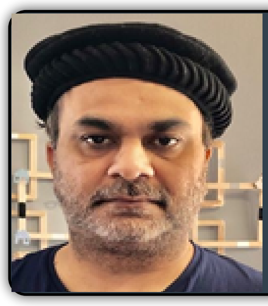

مرکب صفات Compound adjectives

ممکن ہے آؤ اردو سیکھیں کے قارئین گزشتہ کئی اسباق سے جاری مرکب صفات کے سلسلے کی طوالت سے حیران ہوں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اردو زبان کے سکھانے کے عمل پر زیادہ کام نہیں ہوا اور اردو زبان کو کھوجنے والا اسے ایک ایسے پہاڑ کی طرح پاتا ہے جس میں راستہ بنانا آسان نہیں۔ مرکب الفاظ یا صفات ان ممکنہ راستوں میں سے ایک ہے جو اس خزانے تک جاتا ہے اس لئے ہم اسے تفصیل سے اور جدید تقاضوں کے مطابق سمجھنے اور کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج کے سبق کا پہلا لاحقہ ہے **ریز**۔ اب اس کی تفاصیل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

ریز: مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے اس کے معنی ہیں گرانے والا، ٹپکانے یا بہانے والا، بکھیرنے والا وغیرہ۔ اب اُن مرکب صفات کی تفصیل جانتے ہیں جو اس لاحقے سے مل کر بنتی ہیں۔

عرق ریز: یعنی پسینہ بہانے والا، انتہائی محنتی خدمت گزار انسان جس کی خدمات مخدوم کو اعتراف کرنے پر مجبور کر دیں۔ اردو میں عرق ریزی زیادہ استعمال ہوتا ہے جو کہ اسم ہے اور اس کے معنی ہیں انتہائی محنت وجانفشانی اور خلوصِ نیت سے تحقیق کا حق ادا کرنا گویا علوم کا عرق یعنی essence نچوڑ لینا۔ جیسے علماءِ احمدیت نے اسلامی ادب کو لطیف بنانے اور سنوارنے میں جس عرق ریزی سے کام کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

گُل ریز: یعنی پھول بکھیرنے والا جیسے زمین پر پھول بکھیر دیے جاتے ہیں، پھول کی بارش کرنے والا جیسے شادی بیاہ کے موقع پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں اسی سے اسم بنتا ہے گل ریزی کرنا یعنی پھول بکھیرنا یا اچھالنا۔ گل ریز بذات خود بھی بطور اسم استعمال ہوتا ہے اور تب اس کے معنی ہوتے ہیں پُھل جھڑی نما آتش بازی۔ گل ریز کا خوبصورت استعمال ناصر کاظمی نے اپنے اس شعر میں کیا ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور رات کے کسی پہر گریا کرنے والی احمدی آنکھوں پر صادق آتا ہے۔

گل ریز میری نالہ کشی سے ہے شاخ شاخ
گلچیں کا بس چلے تو یہ فن مجھ سے چھین لے

یعنی یہ میرے نالوں کا معجزہ ہے کہ گلشن کی ہر شاخ باثمر ہے اور جہاں تک گلشن کے متعصب مالک کا تعلق ہے اگر اس کا بس میری گریا وزاری پر بھی ہوتا تو وہ مجھے اس اعجاز سے محروم کر دیتا۔

خُوں ریز: یعنی خون بہانے والا، بے رحم، قاتل وغیرہ جیسے خوں ریز سفاک آنکھیں، فوج، لشکر وغیرہ۔ دیدہ ریز یعنی غور و فکر، چھان بین اور تحقیق طلب کام یا انتہائی باریکی کا کام جیسے خطاطی، کپڑوں پر نقوش کاڑھنا embroidery۔ جب رنگ ریز بطور صفت استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں مصور اور نقاش البتہ بطور اسم یہ ایک پیشہ کا نام ہے یعنی ایسا ہنرمند شخص جو کپڑوں کو انتہائی مہارت سے مختلف رنگ دیتا ہے۔ راکیش راہی کا یہ شعر رنگ ریز کی مزید وضاحت کرتا ہے۔

ہم ترے رنگ میں رنگ جائیں گے یا پھر ہم کو
آپ ہی کی طرح رنگ ریز کیا جائے گا

یعنی یا تو ہم محبوب ہی میں گھل جائیں گے یا پھر محبوب ہمیں اپنی طرح رنگ رنگنے کا ہنر سکھا کر خدمت مخلوق پر مقرر کر دے گا۔ اس میں محبت کی دو کیفیات بیان ہوئی ہیں۔ جیسے ایک عام احمدی حضرت مسیح موعودؑ کے رنگ میں اپنی توفیق اور ہمت کے مطابق رنگین ہو جاتا ہے مگر ایک مبلغ اس رنگ کو اپناتا بھی ہے اور رنگ ریز بن کر نکلتا ہے اور پھر ساری زندگی لوگوں کو اس رنگ سے رنگتا ہے۔ اس طرح وہ رنگ ریز بن جاتا ہے۔

فِشاں یا اَفْشاں: جھاڑتا ہوا، جھاڑنے والا، چھڑکنے والا، برسنے والا، مرکب صفات میں بطور لاحقہ استعمال ہو کر چھڑکنے والا کے معنی دیتا ہے۔ اس لاحقے سے مل کر بننے والی صفات دیکھتے ہیں۔

گُلفِشاں: یعنی پھول بکھیرنے والا، پھول برسانے والا (مجازاً Metaphorically) خوش بیاں، فصیح eloquent۔ یہ لفظ زیادہ تر شاعری میں استعمال ہوتا ہے۔ عروج قادری اور قدر بلگرامی کے یہ مصرعے بالترتیب اس صفت کے معنوں کی مزید وضاحت کرتے ہیں۔

؏ بھری بزم میں گل فشاں اور بھی ہیں
؏ جب ذرا نغموں سے بلبل گل فشاں ہو جائے گا

یعنی مجلس میں ہمارے سوا اور بھی فصیح و بلیغ اور قادر الکلام مقررین موجود ہیں۔ جب بلبل جو ایک خوش آواز پرندہ ہے وہ نغمے گائے گا۔

نور افشاں: یعنی روشنی بکھیرنے والا، نور چھڑکنے والا، منور کرنے والا illuminating یہ لفظ بھی ادبی تحریرات میں استعمال ہوتا ہے۔ مختلف شعراء کے یہ مصرعے ملاحظہ کریں:

؏ نور افشاں چلی آتی ہے عروس فردا
؏ نور افشاں ہے وہ ظلمت میں اجالوں کی طرح
؏ آپ نور افشاں ہیں رات کے اندھیرے میں

یعنی آنے والے بہتر وقت کی دلہن روشنی بکھیرتی چلی آتی ہے۔ وہ تاریکی میں اجالوں کی طرح روشنی بکھیر رہا ہے۔

ضَو فِشاں: یعنی روشنی دینے والا، روشن تابناک، منور مثالیں: ہر ذرہ ضو فشاں ہے یعنی ہر ذرہ روشن ہے، داغِ دل ضو فشاں ہوئے یعنی دل کے دکھ چراغ بن گئے، صبح ضوفشاں یعنی روشنی بکھیرتی صبح، چراغ ضو فشاں وغیرہ۔

اشک فشاں: یعنی آنسو بہانے والا، رونے والا shedding tears۔ امیر مینائی کہتے ہیں:

آج کی شب کوئی افسانۂ دل کش مت چھیڑ
میری آنکھوں کو یوں ہی اشک فشاں رہنے دے

یعنی میری آنکھوں کو اسی طرح آنسو بہانے دو۔

اسماعیل میرٹھی کہتے ہیں:

حکم خدا یہی تھا کہ بیٹھا کیا کروں
ماتم میں تیرے اشک فشاں چشم تر کو میں

یعنی اللہ کا یہی حکم یہی تھا کہ میں ہر وقت بیٹھا تیری موت کے غم میں آنسو بہایا کروں۔

شعلہ فشاں: یعنی آگ برسانے والا، (مجازاً)، گرمی و حرارت سے پُر، تُند و تیز firebrand, hot-tempered۔ مثالیں: شعلہ فشاں دل یعنی جذبات اور قوت ارادی سے پُر دل۔

آتش فشاں: یعنی آگ اور شعلے برسانے والا، گرم، تابناک، لال بھبوکا، روشن، دل میں اثر کرنے والا، جیسے: دل آتش فشاں یعنی غم یا غصے کی آگ یا احساس سے بھرا ہوا دکھی دل۔ دم آتش فشاں، داستان آتش فشاں fiery, fire-spitting, dazzling, glowing۔ اس کے علاوہ آتش فشاں اس پہاڑ کو بھی کہتے ہیں جو لاوا اگلتا ہو یعنی volcano۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یہ بات بتوجہ تمام یاد رکھنی چاہئے کہ جیسے خدا نے امراض بدنی کے لئے بعض ادویہ پیدا کی ہیں اور عمدہ عمدہ چیزیں جیسے تریاق وغیرہ انواع اقسام کے آلام اسقام کے لئے دنیا میں موجود کی ہیں اور ان ادویہ میں ابتدا سے یہ خاصیت رکھی ہے کہ جب کوئی بیمار بشرطیکہ اس کی بیماری درجہ شفایابی سے تجاوز نہ کر گئی ہو ان دواؤں کو برعایت پرہیز وغیرہ شرائط استعمال کرتا ہے تو اس حکیم مطلق کی اسی پر عادت جاری ہے کہ اس بیمار کو حسب استعداد اور قابلیت کسی قدر صحت اور تندرستی سے حصہ بخشتا ہے یا بکلی شفا عنایت کرتا ہے اسی طرح خداوند کریم نے نفوس طیّبہ ان مقربین میں بھی روز ازل سے یہ خاصیت ڈال رکھی ہے کہ ان کی توجہ اور دعا اور صحبت اور عقد ہمت بشرط قابلیت امراض روحانی کی دوا ہے اور ان کے نفوس حضرت احدیت سے بذریعہ مکالمات و مخاطبات و مکاشفات انواع اقسام کے فیض پاتے رہتے ہیں اور پھر وہ تمام فیوض خلق اللہ کی ہدایت کے لئے ایک عظیم الشان اثر دکھلاتے ہیں۔ غرض اہل اللہ کا وجود خلق اللہ کے لئے ایک رحمت ہوتا ہے اور جس طرح اس جائے اسباب میں قانون قدرت حضرت احدیت کا یہی ہے کہ جو شخص پانی پیتا ہے وہی پیاس کی درد سے نجات پاتا ہے اور جو شخص روٹی کھاتا ہے وہی بھوک کے دکھ سے خلاصی حاصل کرتا ہے اسی طرح عادت الٰہیہ جاری ہے کہ امراض روحانی دور کرنے کے لئے انبیا اور ان کے کامل تابعین کو ذریعہ اور وسیلہ ٹھہرا رکھا ہے انہیں کی صحبت میں دل تسلی پکڑتے ہیں اور بشریت کی آلائشیں رو بکمی ہوتی ہیں اور نفسانی ظلمتیں اٹھتی ہیں اور محبت الٰہی کا شوق جوش مارتا ہے اور آسمانی برکات اپنا جلوہ دکھاتی ہیں اور بغیر ان کے ہرگز یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں پس یہی باتیں ان کی شناخت کی علامات ہیں۔ فتدبروا لا تغفل۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 354-356)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

اہم نکات: جیسے قانون قدرت میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی بیماریوں کا علاج رکھا ہے ایسے ہی روحانی بیماریوں کا بھی علاج رکھا ہے۔

بتوجہ تمام: پوری توجہ کے ساتھ with a full concentration and determination

امراض بدنی: مرض کی جمع یعنی بیماری، بدنی یعنی جسمانی general physical diseases

تریاق: زہر کا اثر ختم کرنے والی شے antidote/ medicines

آلام اسقام: الم کی جمع یعنی دکھ، درد۔ سُقم کی جمع یعنی بیماریاں، خرابیاں، کوتاہیاں flaws/ diseases/ grievances

درجہ شفایابی سے تجاوز نہ کرگئی ہو: یعنی بیماری لاعلاج نہ ہوچکی ہو۔ curable disease

برعایت پرہیز وغیرہ شرائط: علاج کے سلسلہ میں جو پرہیز بتایا جائے اس پر اگر عمل کیا جائے۔ by following doctor's instructions

بکلی: پوری طرح Completely

نفوس طیبہ، مقربین: اللہ کے پاک بندے؛ انبیا، خلفا، اولیا۔ قرب سے مجہول ہے مقرب یعنی جسے قریب کرلیا گیا ہو۔

روز ازل: ہمیشہ سے، جب سے انسان پیدا ہوا۔ genesis آفرینش۔

؎ ہیں زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام
مہر گردوں ہے چراغ رہ گزار باد یاں

مرزا غالب کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو بھی تخلیق فرمایا ہے اس میں تخریب اور فنا کے عمل کو رکھ دیا ہے۔ خود سورج ایک ایسی راہ میں جلنے والا چراغ ہے جس پر ہوا چل رہی ہے۔

ان کی توجہ اور دعا اور صحبت اور عقد ہمت بشرط قابلیت امراض روحانی کی دوا ہے:

بذریعہ مکالمات و مخاطبات و مکاشفات: مکالمہ کی جمع یعنی خدا تعالیٰ سے باتیں کرنا۔ خطاب سے مخاطب اور مخاطب کی جمع مخاطبات یعنی جس سے خدا تعالیٰ کلام فرمائے۔ مکاشفہ کی جمع مکاشفات علم غیب کے وہ راز جو خدا تعالیٰ اپنے پیاروں پر کھول دے۔

خلق اللہ: اللہ کی مخلوق People

عظیم الشان اثر: بہت زیادہ اثر a great effect/ change/ power of triggering

اہل اللہ: اللہ تعالیٰ کے اپنے، یعنی اس کے پیارے بندے، انبیاء، خلفاء، اولیاء۔

جائے اسباب: یہ دنیا جہاں علت و معلول کا قانون جاری ہے یعنی Cause and effect

خلاصی: نجات، شفا، آزادی get rid of something

عادت الہیہ: قانون قدرت divine designs

امراض روحانی: روح کی بیماریاں جیسے گناہ، اخلاقی پستی وغیرہ۔ moral and spiritual ills

کامل تابعین: پوری طرح فرمانبرداری کرنے والے۔ sincerely and truthfully following someone

بشریت کی آلائشیں: انسان کی کمزوریاں جو عموماً سب انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے لالچ، غضب وغیرہ

رو بکمی: کمی ہونے لگنا۔ کمی کی طرف مائل ہوجانا۔

جوش مارتا ہے: تحریک ملتی ہے، نیا حوصلہ، ہمت اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ get excited and motivated

شناخت کی علامات: جن باتوں سے کوئی پہچانا جائے signs of identity

فتدبرو لا تغفل: پس تم غور کرو اور غفلت نہ کرو۔

بقیہ: سب سے بڑی خیانت… از صفحہ 3

کرنے کی ہم سب کو توفیق دے اور ہر میاں بیوی کو اس قسم کی سب سے بڑی خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ ’’خائن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے دونوں کو، میاں کو بھی اور بیوی کو بھی، کس طرح ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا احساس دلایا ہے۔ فرماتا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ:188) یعنی وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ یعنی آپس کے تعلقات کی پردہ پوشی جو ہے وہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم میں ہی خدا تعالیٰ نے جو لباس کے مقاصد بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں کہ لباس ننگ کو ڈھانکتا ہے، دوسرے یہ کہ لباس زینت کا باعث بنتا ہے، خوبصورتی کا باعث بنتا ہے، تیسرے یہ کہ سردی گرمی سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔

پس اس طرح جب ایک دفعہ ایک معاہدے کے تحت آپس میں ایک ہونے کا فیصلہ جب ایک مرد اور عورت کر لیتے ہیں تو حتی المقدور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کو برداشت بھی کرنا ہے اور ایک دوسرے کے عیب بھی چھپانے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہ مردوں کو بھڑکنا چاہئے اور نہ ہی عورتوں کو۔ بلکہ ایسے تعلقات ایک احمدی جوڑے میں ہونے چاہئیں جو اس جوڑے کی خوبصورتی کو دوچند کرنے والے ہوں۔ ایسی زینت ہر احمدی جوڑے میں نظر آئے کہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔

لیکن ایک مومن اور وہ جسے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت وہ یہی چاہیں گے کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ لباس پہنیں جو خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ بھی بنے اور وہ لباس اس وقت ہو گا جب تقویٰ کے لباس کی تلاش ہو گی۔ جب ایک خاص احتیاط کے ساتھ اپنے ظاہری لباسوں کا بھی خیال رکھا جا رہا ہو گا اور جب تقویٰ کے ساتھ میاں بیوی کا جو ایک دوسرے کا لباس ہیں اس کا بھی خیال رکھا جائے گا اور اسی طرح معاشرے میں ایک دوسرے کی عیب پوشی کرنے کے لئے آپس کے تعلقات میں بھی کسی اونچ نیچ کی صورت میں تقویٰ کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(خطبہ جمعہ 3/ اپریل 2009ء، الفضل آن لائن 20/ دسمبر 2022ء)

(ابوسعید)

اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع بھجواتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 11/ مارچ 2023ء بعد نماز ظہر وعصر بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی:

- عزیزہ ریان عابدین آغا بنت مکرم عبدالقادر عابدین آغا صاحب (کینیڈا)
  ہمراہ عزیزم مشہود احمد (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم محمود احمد طارق صاحب
- عزیزہ ماہدہ شکیل بنت مکرم سجاد احمد شکیل صاحب (کینیڈا)
  ہمراہ عزیزم مبین احمد ڈوگر (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم محمود احمد صاحب
- عزیزہ پاکیزہ بشارت بنت مکرم بشارت نور اللہ صاحب (جرمنی)
  ہمراہ عزیزم طلحہ احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم نعیم احمد صاحب
- عزیزہ وردہ ثناء بنت مکرم ثناء اللہ صاحب مرحوم (جرمنی)
  ہمراہ عزیزم سفیان احمد چیمہ (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم ذوالفقار علی چیمہ صاحب
- عزیزہ بارعہ رحمان (واقفۂ نو) بنت مکرم چوہدری اعجاز الرحمان صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے)
  ہمراہ عزیزم صفوان اکبر (واقفِ نو) ابن مکرم محمد رضوان اکبر صاحب (یوکے)
- عزیزہ ماریہ کوکب وسیم بنت مکرم کلیم احمد وسیم صاحب مرحوم (یوکے)
  ہمراہ عزیزم زبیر احمد (واقفِ زندگی۔ ریویو آف ریلیجنز لندن) ابن مکرم طاہر احمد صاحب
- عزیزہ ہانیہ جاوید (واقفۂ نو) بنت مکرم عبدالغفور جاوید صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم مرزا ارسلان بیگ ابن مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب (یوکے)
- عزیزہ ماہم خان بنت مکرم عدنان خان صاحب (جرمنی)
  ہمراہ عزیزم مباہل محمد ابن مکرم داؤد محمد صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ادارہ الفضل تمام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

حنیف محمود کے قلم سے

آداب معاشرت

تعزیت کے آداب

قسط 16

جب کسی کی موت کی خبر سنیں تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کے الفاظ کہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔تعزیت کے لئے مرحوم کے رشتہ داروں کے پاس جانا چاہئے اور انہیں تسلی دینی چاہئے اور صبر کی تلقین کرنی چاہئے۔ رسول کریم ﷺ کی مثالیں دے کر انہیں دلاسہ دینا چاہئے۔میّت کے پاس جب بیٹھے ہوں بجز خیر کے کلمات کے دوسری باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔تعزیت کے لئے جائیں تو وہاں فضول باتیں نہ کریں اور نہ ہی کوئی ایسی حرکت یا بات کریں جس سے مرحوم کے اعزّہ کو یہ خیال گزرے کہ یہ لوگ ہمارے دکھ میں شریک ہونے نہیں آئے بلکہ محض رسمًا آئے ہیں۔

جزع فزع کرنا اسلام میں منع ہے۔تعزیت کے وقت چھاتی کوٹنا، سر کے بال کھول کر رونا اور چلانا، گریبان پھاڑنا اور بے صبری کے کلمات کہنا سب جاہلیت کی رسمیں ہیں۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ ماتم پرسی کرنے والے ہمسائے اور رشتہ دار صبر کرنے کی تلقین کرنے کی بجائے مرحوم کے اعزّہ کے ساتھ مل کر رونے پیٹنے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ان باتوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ ناراض ہوجاتے ہیں اور انسان کا ایمان اور ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نوحہ اور ماتم کو ناپسند فرماتے تھے۔غم ایک قدرتی احساس ہے جو کسی کی تکلیف اور دکھ کو دیکھ کر انسان کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔غم کی وجہ سے انسان کا دل بوجھل ہو جاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔ آنسو بہانے سے عذاب نازل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس غم سے منع کرتا ہے جس سے انسان کے حواس ختم ہو جائیں اور اس کی عقل ماری جائے اور کام کرنے کی قوت مفلوج ہو جائے۔

حضور اکرم ﷺ ماں سے بڑھ کر شفیق و رحیم تھے۔آپ کی آنکھیں کسی کی تکلیف دیکھ کر بے ساختہ آنسو بہانے لگتیں۔اسلام ہمدردی کا مذہب ہے۔ جب کسی بھائی یا ہمسائے کے گھر ماتم ہو جائے تو برادرانہ ہمدردی کی راہ سے کھانا تیار کر کے اس کے گھر بھجوایا جائے۔تعزیت کے لئے جائیں تو موت فوت کے متعلق بدعات اور رسومات سے قطعی پرہیز کریں۔مجلس فاتحہ خوانی، قل خوانی جو وفات کے تیسرے دن کی جاتی ہے، میں شامل نہ ہوں۔ یہ سراسر بدعات ہیں۔ رسول کریم ﷺ آپ کے خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں ان کی کوئی سند نہیں ملتی۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔ کُلّ بِدعَۃٍ ضَلالَۃٌ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ بدعت کے بے پناہ داغوں نے آج لوگوں کو گمراہی کے راستوں کی طرف دھکیل دیا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ میّت کو صرف دعا اور صدقہ پہنچتا ہے۔تعزیت کیلئے جائیں تو عورتوں کو چاہئے کہ وہ جنازہ کے ساتھ نہ جائیں۔حضرت امّ عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا۔ مگر اس باب میں ایسا تشدد نہیں کیا گیا۔

(بخاری و مسلم)

جنازہ کے ساتھ نوحہ اور ماتم کرتے ہوئے جانا ایک نہایت نازیبا حرکت ہے۔ اسلام نے اس سے روکا ہے۔حضورؐ نے تو اس جنازہ کے ساتھ صحابہؓ کو جانے سے منع کر دیا جس پر کوئی عورت نوحہ کر رہی ہو۔ جنازہ جب جائے تو تعظیماً کھڑے ہو جانا چاہئے۔ آنحضور ﷺ جب جنازہ جاتا تو کھڑے ہو جاتے تھے۔ بخاری میں روایت ہے کہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جنازہ جاتا ہو تو اس کے ساتھ جاؤ۔ ورنہ کم از کم کھڑے ہو جاؤ اور اس وقت تک کھڑے رہو کہ جنازہ سامنے سے نکل جائے۔

رپورٹ: بشارت احمد شاہد۔ نمائندہ الفضل آن لائن لٹویا

جلسہ یوم مصلح موعودؓ جماعت احمدیہ لٹویا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جماعت احمدیہ لٹویا کو 20/ فروری 2023ء کو لٹویا (Latvia) کے دارالحکومت ریگا (Riga) میں واقع مشن ہاؤس میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ جلسہ رات 8:30 پر خاکسار (بشارت احمد شاہد مبلغ سلسلہ و نیشنل صدر جماعت لٹویا) کی زیر صدارت شروع ہوا۔ جلسہ سے قبل نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم توقیر احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم جماعت لٹویا نے سورت الصف کی آیات 7تا10 کی تلاوت اور اُن کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد ایک خادم مکرم انس محمود صاحب نے مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم ''اے فضل عمر تیرے اوصافِ کریمانہ'' میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ نظم کے بعد مکرم مزمل احمد خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت لٹویا نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مبارک الفاظ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا اور آج کے جلسہ میں 3تقاریر پیش کی گئیں۔

پہلی تقریر مکرم عطاء الصبور خان صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا لٹویا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''حضرت مصلح موعودؓ کی عظمت۔''

اس کے بعد ہمارے ایک معزّز مہمان ڈچ نومسلم مکرم Drs. GerŞom Qiprisçi صاحب نے اپنی ایک دلچسپ تحقیق پیش کی جس میں موصوف نے حروف ابجد اور حساب جمل کے لحاظ سے عہد نامہ قدیم وعہد نامہ جدید اور بعض یہودی کتب کے حوالہ سے بتایا کہ ان کتب میں حضرت مصلح موعودؓ اور جماعت احمدیہ کا پیشگوئی کے رنگ میں ذکر پایا جاتا ہے۔ موصوف ایک پبلشر، ایک لکھاری اور ترجمان ہیں۔ 4 سال قبل ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ گذشتہ 8 ماہ سے یہ نماز جمعہ اور دیگر پروگراموں میں شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ کی صداقت کے بھی قائل ہو چکے ہیں۔ تاہم ابھی بیعت نہیں کی۔

آج کے پروگرام کی دوسری تقریر کی سعادت مکرم فضل عمر شاہد صاحب نیشنل سیکرٹری مال جماعت لٹویا کے حصّہ میں آئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ تاریخی خطاب پڑھ کر سنایا جو حضورؓ نے 14/ مارچ 1914ء کو احباب جماعت سے فرمایا تھا۔

آج کے اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار کی تقریر کا عنوان تھا ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔'' خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے اپنے الفاظ میں اس موضوع کی اہمیّت کو واضح کیا اور بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کا یہ حصّہ بھی آپؓ کی ذات بابرکات میں بڑی شان سے پورا ہوا اور حضرت مصلح موعودؓ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی خاکسار نے جلسہ میں شامل ہونے والے اور جلسہ کا انتظام کرنے والے تمام خواتین وحضرات کا شکریہ ادا کیا۔

یاد رہے کہ ہمارے جلسہ میں سری لنکا سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی مسلمان بھائی بھی شامل تھے۔ ایک ازبک احمدی بھائی بھی آج کے جلسہ میں رونق افروز تھے۔ اس لئے جلسہ کی ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہی پیش کی گئی۔

دعا کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والے اس مبارک جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانا صدر صاحبہ لجنہ جماعت لٹویا اور اُن کی ٹیم نے مشن ہاؤس میں ہی تیار کرنے کی توفیق پائی۔ فجزاھم اللہ جمیعا

آج کے جلسہ میں لٹویا جماعت سے (1) ناصر کے علاوہ (9) خدام، (3) لجنہ، (1) بچہ اور (1) سری لنکن مہمان اور (1) ڈچ نومسلم شامل ہوئے۔ اسطرح کل حاضری (16) رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ لٹویا کو بے شمار ترقیات سے نوازے اور لٹویا جماعت کی رونقیں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

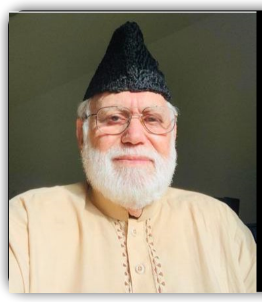

اہلیہ محترمہ امۃ السلام فردوس مرحومہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکرِ خیر

خواجہ محمد افضل بٹ۔ یو ایس اے

ابتدائی تعارف

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ السلام فردوس صاحبہ مرحومہ کی تاریخ پیدائش یکم جنوری 1952ء احمد نگر ضلع چنیوٹ کی ہے۔ آپ مکرم خواجہ لطیف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت خواجہ محمد شریف صاحب صحابیؓ کی پوتی تھیں۔حضرت خواجہ محمد حسین صاحب و محترمہ رمضان بی بی صاحبہ ہمشیرہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔

آپ کی شادی یکم جنوری 1970ء کو خاکسار خواجہ محمد افضل بٹ ابن حضرت خواجہ محمد حسین صاحب بٹ مرحوم آف ربوہ سے ہوئی۔جس وقت شادی ہوئی اس وقت خاکسار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کام کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اور ذیلی تنظیموں کے لئے لمبی خدمات ہیں۔ خاکسار کی ابتدائی سروس کا آغاز دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ سے ہوا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ صدر، صدر انجمن احمدیہ تھے۔ آپؒ 8؍نومبر 1965ء میں منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو بھی خاکسار کو قصر خلافت میں حضورؒ کے زیر سایہ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ

حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو فضل عمر ہسپتال میں اکاؤنٹنٹ کی ضرورت تھی تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور منظوری سے خاکسار کا تبادلہ فضل عمر ہسپتال میں 1969ء کے آخری مہینوں میں کروالیا۔

مرحومہ فطرتاً نیک سیرت خاتون تھیں، بڑی حلیم الطبع اور نہایت مہربان فطرت کی مالک تھیں۔نرم خُو، تکلف سے مبرا اور نفیس طبع، صوم وصلوٰۃ کی پابند، شب بیدار اور دعا گو تھیں۔خود میں دینی خدمت کا جذبہ و جوش تھا۔ اور یہی جوش اور ولولہ اپنی اولاد میں پیدا کرنے کی سعی اور کوشش کرتی رہیں، تلاوت قرآن کریم سے عشق تھا، خلافت سے وابستگی قابل رشک تھی۔ جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور حیثیت سے زیادہ چندہ جات ادا کرتیں۔

لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہتی تھیں۔محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب حلقہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ جس وقت حلقہ کی لجنہ و ناصرات کا اجلاس بلاتیں تو آپ محترمہ امۃ السلام صاحبہ مرحومہ کو سپیشل پیغام بھجواتیں کہ آپ نے اجلاس میں ضرور شریک ہونا ہے اور نظم پڑھنی ہے۔بعض دفعہ اجلاسات میں تلاوت قرآن کریم بھی کرتی تھیں اور عموماً نظمیں پڑھا کرتی تھیں۔

محترمہ صدر صاحبہ اور دیگر شاملین اجلاس مستورات آپ کی بہت پیاری آواز اور انداز بیان کی بہت تعریف کرتیں اور داد دیتیں۔

عادات و خصائل و نیک سیرت

خاکسار کی بیگم صاحبہ کی شخصیت میں بہت صفات تھیں۔ آپ بہت سادگی پسند، نیک سیرت تھیں۔ حد درجہ مہمان نواز، اکثر و بیشتر ہمارے گھر کوئی نہ کوئی مہمان آیا ہوتا تھا۔ آنے والے مہمانوں میں ہمارے رشتہ دار اور غیر احمدی بھی شامل ہیں۔ گھر میں ہر آنے والے مہمان کو نہایت والہانہ استقبال کرتیں اور ان سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے ملتی تھیں اور آپ اپنی حیثیت سے بڑھ کر مہمان کی تواضع کرتیں۔ اگر کھانے کا وقت گیا ہے تو کبھی کھانا کھلائے بغیر نہ جانے دیتیں۔

میرے رشتہ داروں کا حد سے زیادہ احترام کرتیں۔ اور پُر وقار طریقے سے خدمت کرتیں۔خصوصاً میری والدہ کی وفات کے بعد ان کی دوست یا تعلق دار آتیں تو اُن کی بہت خدمت کرتیں۔ واپسی کے وقت ان کی نقد امداد کرتیں۔عمر رسیدہ دوستوں کو عید کے موقع پر ان کے گھر تحائف اور نقدی بھجواتی تھیں۔ اس طرح والدہ مرحومہ کی دوستوں کے ساتھ سلوک میں بہترین نمونہ پیش کیا کرتی تھیں۔

رشتے نبھانے کا سلیقہ

آپ کو رشتے نبھانے کا سلیقہ خوب آتا تھا۔ رشتوں کی قدر کرنا اور رشتوں کو اچھے طریقے سے گزارنے کا سلیقہ دوسروں کو سمجھانا اپنا اخلاقی فرض سمجھتی تھیں۔ ہمارے رشتہ دار اور پرائے ہمارے گھر کو کوئی ’’سرائے محبت‘‘ کہتا اور کوئی ’’دارالضیافت‘‘ سے پکارتے تھے۔ چنانچہ میں نے باہر دروازہ پر ’’آشیانہ محبت‘‘ لکھوا دیا تھا۔ یہ سب مرحومہ کے اعلیٰ اخلاق اور دوسروں سے محبت کا اعلیٰ نمونہ تھا۔

جب آپ گھر میں تلاش ہوتی تو سب سے پہلے کچن چیک کیا کرتے تھے اور اکثر اُنہیں کچن میں ہی پایا۔ ہر وقت کچن میں مصروف ہوتیں۔ جب اُنہیں کہا جاتا کہ کچن کی مصروفیات کم کریں تو کہتیں کہ مصروفیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے۔ اور ہمارے گھر مہمانوں کا آنا ان کی محبت کا اظہار ہے۔ ہمارے گھر آنے والے ہر ایک کو خوش دلی اور خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہتیں اور فرماتیں کہ مہمان جو آتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنی قسمت لے کر آتا ہے اور واپسی کے وقت برکت چھوڑ کر جاتا ہے۔

ہمسایوں سے حسن سلوک اور بچوں سے پیار

ہمسایوں سے حسن سلوک اعلیٰ قسم کا تھا۔ اڑوس پڑوس میں ہر خوشی کے موقع پر بچوں کو تحائف بھجواتیں۔ بہت بچے ہمارے گھر میں ’’عید مبارک‘‘ کہنے آتے۔ آپ بچوں سے بہت پیار سے ملتیں اور اُنہیں نقدی دیتیں اور سب بچوں کی مٹھائی سے تواضع کرتیں اور بچوں کو ’’عید مبارک‘‘ کہتیں۔ آپ کے پیار کے نتیجہ میں بہت سے بچے ہمارے گھر آتے اور ہمارے بچوں کے ساتھ کافی دیر تک کھیلتے رہتے۔

بچوں کی تربیت

بچوں کی تربیت کے لئے ہر ممکن کوشش کرتیں۔خصوصاً پنجوقتہ باجماعت نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرتیں۔ اور بچوں کو مسجد بھجواتیں۔ صبح فجر کی نماز کے وقت اُٹھانے کی غرض سے عشاء کی نماز کے بعد سلانے کی کوشش کرتیں تا بچے صبح بروقت اٹھ جائیں اور مسجد میں نماز پڑھنے جاسکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور اس کے بعد ناشتہ کر کے سکول چلے جاتے تھے۔ اگر بچے صبح فجر کی نماز پڑھنے کی پابندی کرلیں تو بچوں کو سکول بھجوانے میں کوئی دقّت نہیں ہوتی۔

بچے جب نماز عشاء پڑھ کر گھر آتے تو ان کی امّی بچوں کو کہتیں کہ: بچو! اب سونے کے لئے اپنے اپنے بستروں میں چلے جائیں۔ پھر صبح نماز فجر کے لئے اُٹھنا ہے۔ یوں کہنے سے بچوں کے اندر دین کی طرف رُجحان ہوتا ہے یہ کبھی نہ کہیں کہ اب سو جاؤ۔ صبح سکول جانا ہے۔ اس طرح بچوں کو کہنے کا مقصد دنیاداری کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے۔

اس تربیت کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ماشاء اللہ بچے نمازی ہیں اور ہر بچہ اور بچی سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔

آپ کے دو بیٹے روچیسٹر جماعت احمدیہ نیویارک اسٹیٹ میں رہائش پذیر ہیں اور آپ اپنے ان بیٹوں کے پاس رہتی تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1۔عزیزم محمد اکبر سلمان فارماسسٹ ہیں۔ انہوں نے اپنی امّی کا ہر ممکن خیال رکھا خصوصاً علاج معالجہ کے سلسلہ بہت توجہ دی ہے۔

2۔عزیزم محمد عامر بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہیں۔ اس کے علاوہ روچیسٹر جماعت احمدیہ یو ایس اے میں سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری سمعی و بصری خدمات بجالا رہے ہیں۔ انہوں نے بھی والدہ کی بہت خدمت کی بعض دفعہ 24 گھنٹے آپ کے پاس رہ کر ہر طرح ان کا خیال رکھتے رہے ہیں۔

3۔ آپ کی بیٹی روحی افشاں سیکرٹری ناصرات ساؤتھ آل جماعت احمدیہ یوکے ہیں۔ اپنی امی کی خدمت کے لئے یوکے سے آئی ہوئی تھیں۔ اور اُنہوں نے بھی اپنی امّی کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

4۔ آپ کے ایک بیٹے عزیزم محمد احسن بٹ ہیں جو خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔

ربوہ کے شب و روز

ربوہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ہمارے گھر (کوارٹر صدر انجمن احمدیہ) میں پاکستان سے مختلف شہروں سے مہمان آتے تھے۔ ہم نے اپنے گھر کے دروازے اپنے مہمانوں کے لئے خوش دلی سے کھول رکھے تھے۔ مہمانوں کی متوقع زیادہ آمد کے پیش نظر صحن میں خیمہ لگادیا جاتا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ مہمانوں کو ٹھہرا سکیں اور ہمیں زیادہ سے زیادہ مہمانوں کی خدمت کا موقع مل سکے۔

مرحومہ کی ذمہ داری

جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی اور انہیں ہر طرح کی سہولت پہنچانا مرحومہ کی ذمہ داری تھی، جو بہت خوشی سے ادا کرتیں اور ہر طرح کا انتظام وہ خود کرتی تھیں۔ خاکسار کی اپنی ڈیوٹی جلسہ سالانہ کے انتظام کے تحت مہمانوں کی خدمت ’’طبی امداد‘‘ پر ہوتی تھی۔ خاکسار کو اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی سے فرصت نہیں ہوتی تھی۔

جلسہ شروع ہونے سے قبل انتظام

جلسہ شروع ہونے سے قبل اور مہمانوں کی آمد سے قبل سب کمروں اور برآمدہ میں پرالی بچھادی جاتی تھی اور پرالی کے اوپر گدّے بچھا کر رضائیاں اور کمبل رکھ دیئے جاتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مہمانوں میں دو تین بزرگ اور عمر رسیدہ ہوتے تھے۔ جن کے لئے آرام دِہ بستر چار پائیوں پر لگا دیئے جاتے تھے۔

مہمانوں کی تواضع

مہمانوں کے لئے صبح ناشتہ (Break Fast) کا انتظام ہوتا تھا جس میں چائے سے تواضع کی جاتی تھی۔ بلکہ مہمانوں کو جس وقت چائے کی طلب ہوتی تھی مہیّا کر دی جاتی تھی۔ کیونکہ ان دنوں شدید سردی ہوتی تھی اور بعض دفعہ دُھند بھی ہوتی تھی۔

ناشتہ میں کن چیزوں کی ضرورت ہوتی

جلسہ سالانہ شروع ہونے سے قبل ناشتہ کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی تھی خرید کرلی جاتیں تا دوران جلسہ کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

ان میں درج ذیل چیزیں ہوتیں:

چائے (پتّی) کے ڈبے۔ چینی (کافی مقدار میں) رس، کیک رس، انڈے، باقر خانی وغیرہ۔

گھر کی صفائی ستھرائی

جلسہ سالانہ سے کئی روز قبل سارے گھر میں سفیدی، دروازوں کو رنگ روغن اور دروازوں اور کھڑکیوں کے پردوں کی دھلائی، گویا گھر کو ''غریب دلہن'' کی طرح سجا دیا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب کچھ مرحومہ کی خواہش اور پسند کے مطابق ہوتا تھا۔

بیماری کے بارے کچھ ذکر

ابتداء میں اکثر سر درد رہتا تھا۔ رفتہ رفتہ سر درد میں شدت آ گئی۔ محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے زیر علاج تھیں۔ جب کوئی افاقہ کے آثار نظر نہ آئے تو محترم میاں صاحب نے نیورو سرجن لاہور کے پاس معائنہ کے لئے بھیج دیا۔ انہوں نے MRI اور دیگر ٹیسٹ کروائے۔

مکرم نیورو سرجن صاحب لاہور نے ٹیسٹ رپورٹیں دیکھنے کے بعد بتلایا کہ بیگم صاحبہ کے برین ٹیومر (Brain Tumor) ہے اور علاج تجویز کر دیا گیا۔ نیورو سرجن کی تجویز کردہ میڈیسن باقاعدگی سے استعمال کرواتے رہے مگر تکلیف بدستور رہی بلکہ تکلیف میں اضافہ ہی ہوا۔ علاج کے سلسلہ میں خاکسار اپنے بیٹے عزیزم محمد اکبر سلمان فارماسسٹ امریکہ کو آگاہ کرتا رہا۔ چنانچہ بیٹے نے مناسب سمجھا کہ والدہ صاحبہ کا علاج امریکہ میں کروانا چاہئے اور امریکہ لے جانے کی غرض سے ضروری کارروائی شروع کر دی۔

ایک روز خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس وقت آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ آپ سے بیگم صاحبہ کی بیماری کی صورت حال بتلائی اور آپ سے دعا کی درخواست کی اور عرض کیا کہ بیٹا! اپنی امّی کا علاج امریکہ میں کروانا چاہتا ہے۔ ہماری رہنمائی فرمائیں۔ حضور نے ازراہ شفقت خاکسار کی باتوں کو بہت غور سے سنا اور مجھ سے علاج کے سلسلہ میں مختلف معلومات حاصل کیں۔ نیز حضور نے فرمایا کہ آپ کی بیگم صاحبہ پر علاج کے اخراجات صدر انجمن احمدیہ ادا کرے گی اور امریکہ میں تو بہت مہنگا علاج ہے، آپ کا بیٹا اتنا خرچ کیسے کرے گا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ بیٹا پاکستان آرہا ہے اور میں آپ سے ملاقات کروانا چاہوں گا اور اس بارے بیٹا ہی وضاحت کر دے گا۔ آپ نے بہت شفقت سے فرمایا کہ ہاں جب وہ آئیں تو مجھ سے مل لیں۔ نیز مجھے یہ بھی فرمایا کہ:

''آپریشن نہ کروائیں۔ ہومیوپیتھی ادویہ کے لئے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کو خط لکھیں اور آپریشن بارے حضور سے رہنمائی حاصل کر لیں۔

خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بیماری کا تفصیلی ذکر کر کے ہومیو پیتھی علاج تجویز فرمانے اور دعا اور آپریشن کروانے کے بارہ میں رہنمائی کا خط لکھ دیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے دعاؤں سے پُرچٹھی ملی کہ:

''اللہ تعالیٰ آپ کی بیگم صاحبہ کو کامل شفاء عطا فرمائے اور میں دعا کروں گا ان شاء اللہ آپ کی بیگم کو آرام آ جائے گا۔ اس بیماری کا ہومیو پیتھی میں بہت اچھا علاج ہے۔ باقاعدگی سے ادویہ دینی شروع کر دیں اور اپنی بیگم صاحبہ کو وقار صاحب کے پاس لے جائیں۔'' (آپریشن کروانے یا نہ کروانے بارے کوئی ذکر نہیں تھا)

خاکسار اپنی بیگم صاحبہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دعاؤں سے پُرآمدہ خط لے کر مکرم ڈاکٹر وقار احمد صاحب کے پاس چلا گیا اور ان کی خدمت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خط پیش کر دیا۔ جب انہوں نے حضور کا ارشاد پڑھا تو بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیگم صاحبہ کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مریضہ کو مکمل شفاء ہوگی۔ آپ ہومیوپیتھی ادویہ باقاعدگی سے دینی شروع کر دیں۔ مکرم ڈاکٹر وقار احمد صاحب طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال ربوہ نے ادویہ تجویز کر دیں اور طریقہ استعمال سمجھا دیا اور ہم نے حسب ہدایت ادویہ دینی شروع کر دیں۔

امریکہ میں 9/11 کا واقعہ

امریکہ سے بیٹا 10/ ستمبر 2001ء کو ربوہ پاکستان پہنچا۔ اگلے روز اسلام آباد ''امریکہ ایمبیسی'' جانے کا پروگرام تھا تاکہ اپنی امّی کے وزٹ ویزہ کے کاغذات جمع کروا سکیں مگر اگلے روز یعنی 11/ستمبر 2001ء کو امریکہ میں دہشت گردی (Terrorist Attack) کا واقعہ ہوگیا اور امریکہ کی ایمبیسی بند ہوگئی۔

حضور سے بیٹے کی ملاقات ربوہ میں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بیٹے محمد اکبر سلمان فارماسسٹ آف امریکہ کی ملاقات ہوئی۔ جو کافی دیر تک جاری رہی۔ جس میں پیارے حضور نے بیٹے سے اپنی امّی کے علاج پر آنے والے اخراجات کی تفصیل کے بارے پوچھا۔ بیٹے نے حضور کو تفصیل سے بتلایا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اس وقت ناظر اعلیٰ تھے)

''آپریشن نہیں کروانا۔ اگر آپریشن کروانا ہوتا تو پاکستان میں بھی کروایا جا سکتا ہے۔ یہاں تو قواعد کے مطابق آپ کی امّی کا علاج اور آپریشن فری ہوجائے گا۔ امریکہ میں تو علاج بہت مہنگا ہے۔'' نیز فرمایا کہ آپ والدہ صاحبہ کو امریکہ لے جائیں اور معائنہ کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ صاحبہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

9/11 کی وجہ سے اسلام آباد امریکن ایمبیسی بند ہو چکی تھی۔ ایمبیسی میں کافی بار فون کیا۔ مگر کوئی رابطہ نہ ہوا۔ چند روز بعد بیٹا واپس امریکہ روانہ ہوگیا۔ تا امریکہ سے امیگریشن (Immigration) ویزہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

پدرانہ شفقت

پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ! جب آپ ناظر اعلیٰ پاکستان تھے۔ آپ کی پدرانہ شفقت تھی کہ خاکسار کو گاہ بگاہ بُلا کر یا اتفاقیہ ملاقات ہو جاتی تو پیارے حضور میری بیگم صاحبہ کی طبیعت کا پوچھتے اور دعا دیتے۔

یقین جانیے! پیارے حضور کا ہمارے ساتھ اتنا پیار اور پیارا انداز تھا کہ ہمارے لئے اس قدر خوشی کا باعث ہوتا کہ ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ ہوتی۔ جب خاکسار اپنی بیگم کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذکر کرتا کہ حضور نے آپ کو بہت دعائیں دی ہیں اور فرمایا ہے کہ ''آپریشن نہیں کروانا'' بیگم مرحومہ یہ باتیں سن کر بہت خوش ہوتیں اور کہتی کہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ میری تکلیف دور ہوگئی ہے۔

امریکہ روانگی

امیگریشن ویزہ ملنے کے بعد ہم امریکہ روانہ ہو گئے تا بیگم صاحبہ کا علاج کروائیں۔ امریکہ پہنچے ایک ماہ کے قریب گزر چکا تو میں نے بیٹے سے کہا کہ اپنی امّی کو نیوروسرجن کو دکھلائیں۔ بیٹے نے کہا کہ امیگریشن ویزہ پر آنے والوں کو کچھ عرصہ تک علاج و دیگر سہولیات نہیں ہوتیں۔ یہ سن کر مجھ پر سکتہ طاری ہوگیا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے اور دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ سے میڈیکل سہولت کی خیرات مانگتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے در کا فقیر بن کر سوالی بنا۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ اب ڈیڑھ ماہ گزر چکا تھا۔ بیگم صاحبہ کی تکلیف کے پیش نظر علاج ضروری تھا۔ ایک رات دل بڑا مطمئن اور پُرسکون تھا۔ اس بناء پر میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ:

''کسی روز اس محکمہ میں جا کر معلومات لینی چاہئے کہ ہمیں علاج کی سہولت مل سکتی ہے یا نہیں۔ میرا دل کہہ رہا تھا کہ ہمیں علاج کی سہولت مل جائے گی۔''

بیٹے نے میری رائے سے اتفاق کیا اور اگلے روز اپنی امّی کو اور مجھے اس محکمہ میں لے گئے۔ اور ایک عورت نے ہمارا انٹرویو کیا اور کہا کہ وہ میڈیکل سہولت کے علاوہ دیگر سہولیات بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ بیٹے نے مجھ سے کہا کہ: ''ابو! وہ میڈیکل کے علاوہ بھی سہولیات دینے کے لئے تیار ہیں'' اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟ میں نے بیٹے سے کہا کہ ان کا شکریہ ادا کر دیں اور کہہ دیں کہ میں نے اپنے اللہ سے صرف علاج کی سہولت مانگی تھی اور یہی چاہئے۔ جب اس آفیسر خاتون کو بتلایا تو بہت خوش ہوئی اور کہا کہ ''میں علاج کی سہولت آج سے ہی آپ کو جاری کر دیتی ہوں اور ہمیں Approval Letter دے دیا اور کہا کہ میرا یہ لیٹر (Letter) ڈاکٹر کو دکھلائیں۔ ڈاکٹر ہم دونوں کا معائنہ اور علاج کرے گا اور ایک ہفتہ تک ہمیں مستقل میڈیکل کارڈ (Permanent Medical Card) بھی مل جائے گا۔ الحمدللہ

امریکہ میں 2005ء میں علاج کی ابتداء

بیٹے نے علاج کی سہولت مل جانے کے بعد اپنی امّی کو نیوروسرجن کو دکھلانے کیلئے تاریخ (appointment) بنوائی اور اپنی امّی کو ڈاکٹر نیوروسرجن کے پاس معائنہ کے لئے لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی امّی کی مکمل ہسٹری لکھی اور سر کی MRI کروائی۔ مکرم ڈاکٹر نیوروسرجن نے MRI دیکھنے کے بعد ہمیں بتلایا کہ برین ٹیومر (Brain Tumor) کافی پھیل چکا ہے۔ کل میڈیکل بورڈ میں MRI رپورٹ زیر بحث ہو گی اور میڈیکل بورڈ فیصلہ کرے گا کہ آپریشن کرنا ہے یا ریڈی ایشن (Radiation) کے ذریعہ علاج کرنا ہے۔ اور ہمیں اگلے روز آنے کا کہا اور وقت بتلا دیا۔

ہم اگلے روز مقررہ وقت پر ہسپتال پہنچ گئے۔ ہمارے ہسپتال پہنچنے پر میڈیکل بورڈ کا اجلاس شروع ہوا۔ اور ہم فیصلہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اس دوران مجھے خیال آیا کہ ہمارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار فرمایا تھا کہ ''آپریشن نہ کروائیں'' میں نے بیٹے سے کہا کہ نیوروسرجن ڈاکٹر سے بات کریں کہ ہم نے آپریشن نہیں کروانا۔ آپریشن کے متبادل جو علاج ہوسکتا ہے وہ تجویز کر دیں۔ بیٹے نے مجھے کہا کہ اب میڈیکل بورڈ جو فیصلہ کرے گا اسی پر عمل کرنا پڑے گا۔ ہم کوئی رائے نہیں دے سکتے۔

چنانچہ میں خاموش ہوگیا اور زیر لب دعائیں کرتا رہا کہ

''اے اللہ! میرے پیارے خلیفۃ المسیح کی ہدایت ہے کہ آپریشن نہیں کروانا اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں اور آج ہمیں معجزہ دکھلا اور پیارے محبوب خلیفہ کی دعا قبول فرماتے ہوئے ڈاکٹروں کے دل میں ڈال دے کہ آپریشن نہ کریں اور آپریشن کے متبادل علاج تجویز کریں۔''

فیصلہ کا انتظار کرتے کافی وقت گزر چکا تھا۔ اور ہم ہی جانتے ہیں یہ وقت ہمارے لئے کتنا کرب ناک تھا۔ سخت پریشانی میں فیصلے کا انتظار کر رہے تھے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب نیوروسرجن نے ہمیں اندر بلایا اور کہا کہ ''میڈیکل بورڈ نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ آپریشن نہیں کیا جائے گا۔ ریڈی ایشن (Radiation) کے ذریعہ علاج کیا جائے گا۔ آپریشن کی نسبت ریڈی ایشن بڑا کامیاب علاج ہے۔'' الحمدللہ پیارے آقا! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں قبول ہو رہی تھیں کہ ''آپریشن نہ کروائیں'' پیارے حضور کی معجزانہ دعاؤں کا معجزانہ اثر تھا کہ میڈیکل بورڈ نے مرحومہ کا آپریشن کی بجائے ریڈی ایشن کے ذریعہ علاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ریڈی ایشن (Radiation) کے ذریعہ علاج

محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا علاج ریڈی ایشن (Radiation) کے ذریعہ پانچ ماہ تک جاری رہا۔طبیعت پر اچھے تاثرات تھے۔ اس علاج کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز کردہ ہومیوپیتھی ادویہ باقاعدگی سے جاری رہیں۔ کبھی وقفہ نہیں کیا گیا۔

ریڈی ایشن کے بعد طبیعت بہتر ہونے اور مکرم ڈاکٹر صاحب کی رائے کے مطابق مریضہ سفر کرنے کے قابل ہیں۔تو ہم وطن (پاکستان) واپس لوٹ آئے۔ جب تک پاکستان رہے محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سے چیک اپ کروا لیتے تھے۔

جب نئی تکلیف نمودار ہوئی اور مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ نے فرمایا کہ ہم فوری امریکہ واپس چلے جائیں۔تو ہم فوری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد بلا تاخیر امریکہ آ گئے۔

نیوروسرجن کا معائنہ

ہم امریکہ پہنچ گئے تو بیٹے نے نیوروسرجن کی (appointment) بنوائی ہوئی تھی۔ امریکہ پہنچنے کے ایک دو دن بعد ہی نیوروسرجن کے پاس معائنہ کے لئے چلے گئے۔

ڈاکٹر نیوروسرجن نے ہمیں اُسی وقت بتلا دیا کہ ”ریڈی ایشن“ کے بعد ریڑھ کی ہڈی کے پانی کی لیکج (spinal fluid leakage) ہو جاتی ہے۔ آپریشن کر کے لیکج (leakage) بند کر دی جاتی ہے۔ مکرم نیوروسرجن نے سر کی MRI اور دیگر ٹیسٹ کروائے تا معلوم ہو سکے برین ٹیومر کی کیا پوزیشن ہے؟

معجزانہ دعاوں کا اثر

محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی MRI اور دیگر ٹیسٹ کی رپورٹس چیک کرنے کے بعد مکرم ڈاکٹر نیوروسرجن صاحب نے فرمایا کہ:

”tumor shrinkage یعنی ٹیومر شرنک ہو گیا ہے جو کہ زندہ رہنے کے لئے کافی بہتر ثابت ہوا۔“

”ہم سے پوچھا کہ: کیا آپ کوئی ادویہ دیتے رہے ہیں؟ کیا کوئی علاج کرواتے رہے ہیں؟

خاکسار نے اپنے بیٹے محمد اکبر سلمان فارماسسٹ سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کو کہہ دیں کہ ہاں! ہماری جماعت کے سربراہ کی دعائیں ہیں اور ان کی تجویز کردہ ہومیوپیتھی ادویہ ہیں جو شروع سے باقاعدگی سے دے رہے ہیں۔“ نیوروسرجن نے ہماری بات کو غور سے سنا اور فرمایا کہ ”ٹیومر شرنک ہو چکا ہے۔ زندگی میں طوالت ہو گی۔ البتہ یادداشت پر اثر پڑے گا۔“

ناک کے ذریعہ spinal fluid leakage کا آپریشن

ڈاکٹر نیوروسرجن صاحب اور دیگر عملہ نے ناک کے ذریعہ آپریشن کر کے spinal fluid leakage کو بند کر دیا گیا۔ اسی procedure کے دوران انہوں نے کچھ ٹیومر تھا اس کو بھی نکال دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برین ٹیومر سے نجات ملی۔

محترمہ امۃ السلام صاحبہ مرحومہ کو دیگر عوارض بھی تھے۔ ان کا علاج باقاعدگی سے ہو رہا تھا۔بعض دفعہ اچانک طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔ گھر میں نرس چیک اپ کے لئے آتی تھی اور ضرورت پڑنے پر ڈاکٹر سے رابطہ کرتی اور ہدایات لیتی۔ بہرحال علاج بہت بہترین ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی میں آخری سانس تک کھانے، پینے کا نظام ٹھیک رہا ہے۔

مرحومہ کی طبیعت کبھی بالکل ٹھیک ہو جاتی اور کبھی اچانک بگڑ جاتی اور ہم ایمرجنسی کال کرتے۔ ایمبولینس آ جاتی اور ہسپتال لے جاتے۔ اس طرح کئی بار ہو چکا تھا۔ اس قسم کی ایمرجنسی کے دوران مرحومہ کے بیٹے عزیزم محمد عامر بٹ کی شادی کے دن بھی آ گئے۔

بیٹے عزیزم محمد عامر بٹ کی شادی

مؤرخہ 18 جنوری 2014ء عزیزم محمد عامر بٹ کی شادی تھی اور مؤرخہ 19 جنوری 2014ء کو دعوت ولیمہ تھا۔ شادی کی رات سے ایک دن قبل ام عامر کی طبیعت خراب ہوگئی اور نیم بے ہوشی اور تشویشناک حالت کی بناء پر ایمرجنسی کال کر کے ایمبولینس منگوائی گئی اور ام عامر کو ہسپتال (ICU) میں داخل کرا لیا گیا۔ ادھر مرد و زن دور و نزدیک سے مہمان کرام شادی اور دعوت ولیمہ میں شمولیت کے لئے آنا شروع ہو گئے۔ اب کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کیا جائے۔ بیٹے کے دوستوں نے جن میں ڈاکٹر بھی تھے تعاون کیا وہ ہسپتال میں امی کے پاس رہے اور کہا کہ آپ پروگرام جاری رکھیں۔ اور دعوت ولیمہ پر آنے والے مہمانوں کو بے فکر ہو کر خوش آمدید کہیں یہ وقت ہم سب افراد خاندان پر بہت پریشان کن اور بھاری تھا۔ اس دن کافی رات گئے مہمانوں سے فارغ ہونے کے بعد ہسپتال گئے اور دیکھا کہ ان کی امی ابھی بے ہوش ہیں اور تشویشناک حالت میں ہیں۔ ڈاکٹروں نے بھی نااُمیدی کا اظہار کر دیا تھا۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور تقریباً ایک ہفتہ کے بعد ہوش میں آنے کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے اور دن بدن روبصحت ہوتی چلی گئیں۔ اور مکمل صحت یاب ہونے کے بعد ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے اور ہم گھر آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ بیٹے کی شادی کے موقع پر پُرامن ماحول رہا۔ الحمد للہ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت کافی بہتر اور کنٹرول میں رہی۔ مرحومہ کو سانس لینے میں بڑی پرابلم تھی۔ کئی سالوں سے گھر میں ہی مسلسل آکسیجن دی جا رہی تھی۔بعض دفعہ طبیعت بہت اچھی ہوتی۔بعض دفعہ اچانک طبیعت خراب ہو جاتی تھی اور پھر سنبھل بھی جاتی تھی۔

آپ کی بیٹی روحی افشاں معہ بچگان یوکے سے اپنی امی کی خدمت کے لئے مؤرخہ 21 جولائی 2022ء کو پانچ ہفتہ کے لئے امریکہ آئی تھی اور آپ نے اپنی امی کی خوب خدمت کی۔ ان کی امی بھی بیٹی اور نواسے اور نواسی کے آنے سے بہت خوش تھیں اور خوب باتیں کرتی رہیں۔ بیٹی نے بھی اپنی امی کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، خوب خدمت کی انہیں کھلانا، پلانا، شاور دینا اور ان سے باتیں کرنا اور ان کی دعائیں اور نظمیں سننا معمول بن گیا تھا۔ وفات سے ایک روز قبل یوکے واپسی کے وقت اپنی امی کو دوپہر کا کھانا کھلایا۔ اور بوقت روانگی اپنی امی سے معانقہ کیا اور دعا کا کہا تو زیرلب دعا دی۔ جیسے بیٹی کے جانے سے خوشی نہ ہو۔ بیٹی کی ٹورانٹو (کینیڈا) ایئرپورٹ سے واپسی تھی۔ آپ کے دونوں بیٹے اپنی باجی کو جہاز پر سوار کرنے کینیڈا چلے گئے۔ ابھی ایئرپورٹ نہیں پہنچے ہوں گے کہ میں نے ان کی امی کو دیکھا اور ان سے بات کرنے کی کوشش کی، آوازیں دیں، پھر میں نے حرکت دیکھی تو بے حس جیسے جان ہی نہیں۔ مجھے سخت پریشانی ہوئی۔ چنانچہ میں نے بیٹے کو فون کر کے پوچھا کہ اس وقت کہاں ہیں اور کب تک واپس پہنچ رہے ہیں؟ بیٹے نے جواب دیا کہ کینیڈا کا بارڈر کراس کر کے امریکہ کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ کی امی کی طبیعت بہت خراب ہوگئی ہے۔ آپ جلد گھر پہنچ جائیں۔ 23/22 اگست 2022ء رات 12:15 ہو چکے تھے جس وقت بچے گھر پہنچے۔ بڑے بیٹے عزیزم محمد اکبر سلمان فارماسسٹ نے دیکھتے ہی ایمرجنسی 911 ایمبولینس کال کی اور چند منٹوں میں ایمبولینس پہنچ گئی۔ ایمبولینس کے ساتھ ڈاکٹرز، نرسز اور دیگر سٹاف بھی تھا۔ چیک کیا اور تشویشناک حالت کے پیش نظر فوری ایمبولینس میں شفٹ کیا۔ ایمبولینس میں فسٹ ایڈ کی سہولیات ہوتی ہیں وہ انہیں دی گئیں اور ہسپتال لے گئے اور ایمرجنسی داخل کرا لیا گیا۔ نیوروسرجن اور دیگر ڈاکٹرز صاحبان نے معائنہ کیا۔ اور سر کی MRI اور دیگر ٹیسٹ کئے گئے۔ ڈاکٹر صاحبان اس نتیجہ پر پہنچے کہ انہیں برین ہیمبرج (Brain Hemorrhage) ہوگیا ہے۔ حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ اس موقع پر بیٹا مجھے بھی ہسپتال لے گیا تھا بیٹے نے تشویشناک حالت کے پیش نظر سورہ یٰسین پڑھنی شروع کر دی اور میں زیر لب صحیح مسلم کتاب الجنائز کی حدیث کے الفاظ دُہرا رہا تھا جس میں حضرت رسول کریم ﷺ نے بوقت وفات ہمیں یہ دعا سکھلائی ہے کہ:

”اے اللہ! ابوسلمہ (کی جگہ وفات یافتہ کا نام لے رہا تھا) کو بخش دے اور اس کے درجے ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اچھے جانشین بنا اور اے رب العالمین! اسے اور ہمیں بخش دے۔ اس کی قبر کشادہ کر دے۔ اس میں اس کے لئے نور پیدا فرما۔“

آپ نے زندگی کے آخری دو دن کومہ میں گزارے، صرف سانس لینے کی آواز سکوت کو توڑتی اور زندگی کی رمق کا احساس دیتی رہی اور آخر کار اسی خاموشی کی حالت میں ہر طرح کے ہم وغم اور رنج والم سے مکمل طور پر آزاد ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

وفات

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ السلام فردوس صاحبہ آف روچیسٹر جماعت نیویارک اسٹیٹ مؤرخہ 24 اگست 2022ء بروز بدھ بوقت پونے دو بجے دوپہر بعمر ستر (70) سال امریکہ میں چشم زون میں اس جہاں فانی سے رحلت فرما کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیّہ تھیں، آپ کا وصیت نمبر 30609 اور آپ نے یکم جون 1997ء میں نظام وصیّت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ موصوفہ کی نماز جنازہ امریکہ میں مقامی جماعت روچیسٹر میں مؤرخہ 27 اگست 2022ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مکرم عدنان بھلی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں مقامی احباب کے علاوہ نیویارک سٹی، میری لینڈ، شکاگو، کینیڈا سے لمبی مسافت طے کر کے رشتہ دار، احباب معہ فیملیز کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

آپ کا جسد خاکی امریکہ سے مؤرخہ 30 اگست 2022ء بروز منگل پاکستان روانہ ہوا۔ اور مؤرخہ 2 ستمبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے لاہور ایئرپورٹ پہنچا۔ میّت ربوہ لے جانے کے لئے ربوہ سے ایمبولینس لاہور ایئرپورٹ پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔

پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و محبت مؤرخہ 20 ستمبر 2022ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں نماز جنازہ غائب پڑھائی اور دعا کروائی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ بہت نیک سیرت اور صابرہ شاکرہ تھیں۔ کبھی ناشکری کے الفاظ کا اظہار نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ آپ کے ساتھ خصوصی محبت کا سلوک فرمائے اور آپ کے درجات قرب کو ہر لحظہ وہر آن بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

آخر پر خاکسار ان سب احباب و خواتین جنہوں نے جنازہ میں شرکت فرمائی اور گھر تشریف لا کر ہمارے غم میں شریک ہوئے اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ ان سب کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

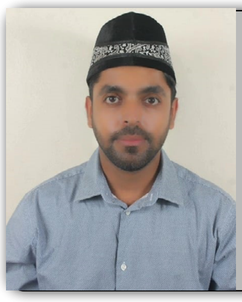

مدثر احمد۔ مبلغ سلسلہ و نمائندہ الفضل آن لائن مڈغاسکر

مڈغاسکر میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

بفضل تعالیٰ مڈغاسکر کی تمام جماعتوں کو ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کرنے کی توفیق ملی۔

دارالحکومت Antananarivo میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

دارالحکومت Antananarivo (انتَناناریوُ) کے ہر دو حلقوں کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ مؤرخہ 19 فروری 2023ء بروز اتوار مسجد نور میں منعقد کیا گیا۔ اس میں لوکل ممبران جماعت کے حلقہ نے بھی شمولیت اختیار کی اور پاکستان سے آئے ہوئے احباب کے حلقہ نے بھی شمولیت اختیار کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا مالاگاسی اور پھر اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ دوران پروگرام دو قصائد پیش کئے گئے۔ نیز دوران پروگرام اردو زبان میں چار تقاریر پیش کی گئیں جن میں ''ہم یوم مصلح موعودؓ کیوں مناتے ہیں؟''، ''پیشگوئی مصلح موعودؓ کی جزویات''، ''ہوشیارپور میں خلوت اور عبادت'' اور ''پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر'' کے عناوین شامل تھے۔ نیز ایک تقریر بزبان مالاگاسی پیش کی گئی جس میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی تاریخ، اہمیت اور مقصد بیان کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم مجیب احمد نیشنل صدر و مشنری انچارج صاحب نے اختتامی خطاب کیا جس کے بعد دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ پروگرام کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی جس کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس پروگرام میں کل 60 انصار، 45 خدام، 35 اطفال، 93 لجنہ اور 45 ناصرات نے شمولیت اختیار کی۔

Fianarantsoa (فیانارنٹ سوا) میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

مؤرخہ 19 فروری 2023ء بروز اتوار صبح 10 بجے Fianarantsoa (فیانارنٹ سوا) شہر کے ہر دو حلقہ جات کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ مسجد مہدی میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ایک لوکل خادم نے اردو میں نظم ''نونہالان جماعت'' سے منتخب اشعار پیش کئے جس کے بعد ان اشعار کا مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مالاگاسی زبان میں تین تقاریر پیش کی گئیں جن میں حدیث بابت پسر موعود، پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ نیز پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی تاریخ، پس منظر، اہمیت اور اس کو منانے کے مقاصد کے عناوین شامل تھے۔ نیز اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر بعنوان ''آپ کی تلاش'' کا مالاگاسی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ اس موقع پر چند اطفال نے ترانہ ''میری رات دن بس یہی اِک صدا ہے'' بزبان اردو پیش کیا اور پھر اس کا مالاگاسی ترجمہ بھی پیش کیا۔ ان میں بعض لوکل اطفال بھی شامل تھے۔

اسی طرح کچھ لوکل ممبرات ناصرات نے بھی ترانہ ''ہیں دین کی ناصرات ہم'' بزبان اردو پیش کیا اور اس کا مالاگاسی ترجمہ بھی پیش کیا۔ پروگرام کے آخر پر شامل ہونے والے مہمانان کرام سے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی بابت کچھ گزارشات پیش کی گئیں اور اس ضمن میں تبلیغی پیغام پہنچایا گیا جس کے بعد دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں تمام شاملین نے نماز ظہر و عصر ادا کیں جس کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس پروگرام میں کل 5 انصار، 15 خدام، 28 اطفال، 60 لجنہ 10 ناصرات اور 41 مہمانان نے شمولیت اختیار کی۔

Manakara (مانا کارا) کے علاقہ کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

مؤرخہ 19 فروری 2023ء بروز اتوار صبح 9 بجے Manakara (مانا کارا) کے علاقہ کی تمام جماعتوں کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ گاؤں Ampiakarambola (امپیا کارنبولا) کی مسجد میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اردو نظم ''نونہالان جماعت'' سے منتخب اشعار کا مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مالاگاسی زبان میں تین تقاریر پیش کی گئیں جن میں حدیث بابت پسر موعود، پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ نیز پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی تاریخ، پس منظر، اہمیت اور اس کو منانے کے مقاصد کے عناوین شامل تھے۔ نیز اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر بعنوان ''آپ کی تلاش'' کا مالاگاسی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ اس موقع پر اردو ترانہ ''میری رات دن بس یہی اِک صدا ہے'' کا مالاگاسی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں تمام شاملین نے نماز ظہر و عصر ادا کیں جس کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس پروگرام میں کل 16 انصار، 25 خدام، 20 اطفال، 18 لجنہ اور 28 ناصرات نے شمولیت اختیار کی۔

Toliara (تولیارا) شہر میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

مؤرخہ 18 فروری 2023ء بروز ہفتہ صبح 10 بجے Toliara (تولیارا) شہر میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مسجد محمود میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اردو نظم ''نونہالان جماعت'' بذریعہ ویڈیو دکھائی گئی جس کے بعد اس کا مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مالاگاسی زبان میں تین تقاریر پیش کی گئیں جن میں حدیث بابت پسر موعود، پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ نیز پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی تاریخ، پس منظر، اہمیت اور اس کو منانے کے مقاصد کے عناوین شامل تھے۔ نیز اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر بعنوان ''آپ کی تلاش'' کا مالاگاسی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ اس موقع پر اردو ترانہ ''میری رات دن بس یہی اِک صدا ہے'' بذریعہ ویڈیو دکھایا گیا اور اس کا مالاگاسی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں تمام شاملین نے نماز ظہر و عصر ادا کیں جس کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس پروگرام میں کل 5 انصار، 15 خدام، 2 اطفال، 13 لجنہ، 2 ناصرات اور 11 مہمانان نے شمولیت اختیار کی۔

Milenaka (می لے نک) گاؤں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

مؤرخہ 19 فروری 2023ء بروز اتوار صبح 10 بجے Milenaka (می لے نک) گاؤں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مسجد ناصر میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اردو نظم ''نونہالان جماعت'' سے منتخب اشعار کا مالاگاسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مالاگاسی زبان میں تین تقاریر پیش کی گئیں جن میں حدیث بابت پسر موعود، پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ نیز پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی تاریخ، پس منظر، اہمیت اور اس کو منانے کے مقاصد کے عناوین شامل تھے۔ نیز اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر بعنوان ''آپ کی تلاش'' کا مالاگاسی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ اس موقع پر اردو ترانہ ''میری رات دن بس یہی اِک صدا ہے'' کا مالاگاسی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں تمام شاملین نے نماز ظہر و عصر ادا کیں جس کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس پروگرام میں کل 29 انصار، 57 خدام، 33 اطفال، 58 لجنہ، 13 ناصرات اور 12 مہمانان نے شمولیت اختیار کی۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مقاصد کو سمجھنے اور اس سلسلہ میں اپنے فرائض کما حقہ ادا کرنے والا بنائے۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ سے اقتباس بچوں کو پڑھنے کے لئے دیا کریں

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

نیشنل مجلس عاملہ فِن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ورچوئل ملاقات مؤرخہ 12/ نومبر 2021ء کے دوران ایک ممبر نے حضور سے سوال کیا کہ:

حضور! لوگوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟

حضور انور نے فرمایا: مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے اقتباس نکال کر ان کو ٹائپ کر کے پرنٹ نکال کے لوگوں میں دیں۔ وہ لوگ جن کو پڑھنے کا شوق ہی نہیں ان کے لیے ایک کتاب کو لگاتار پڑھنا مشکل ہے۔ اگر انہیں اقتباسات دیں گے تو کچھ نہ کچھ اس subject پر توجہ پیدا ہو جائے گی۔ انگلش یا اردو میں ٹائپ کر کے گھروں میں دیا کریں۔ اس سے پھر اگر کتابیں نہیں تو کم از کم اقتباسات ہی پڑھنا شروع کر دیں گے۔ الفضل میں جو اقتباسات آتے ہیں۔ روزنامہ الفضل اور انٹرنیشنل الفضل کے شروع میں ہی پہلے صفحہ پر جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات آتے وہی نکال کے ان کو دے دیا کریں۔ اس سے کم از کم کچھ نہ کچھ تو ان لوگوں کو پتا لگ جائے گا۔ باقی آج کل پڑھنے کا رجحان ہی نہیں ہے۔ آج کل تو رجحان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر ہی 30 سیکنڈ کے اندر اندر جو بات کان میں پڑ جائے وہ دیکھ لو یا سن لو۔

(الفضل آن لائن 31/ جنوری 2022ء)

فقہی کارنر

ظاہری نفاست کا اثر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

انسانی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ ہر کمال کی پیروی کرنا چاہتی ہے۔ دیکھ لو! انگریزوں کی نئی ایجادات سوئی، چاقو وغیرہ تک کی کس قدر عزت کی جاتی ہے اور دیسی اشیاء کے مقابلہ میں ان کو کس قدر پسند کیا جاتا ہے؛ حالانکہ ان میں بعض اشیاء اصلی نہیں بلکہ اکثر ملمع کی ہوئی ہوتی ہیں، مگر ظاہری چمک دمک ایسی ہوتی ہے کہ آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہیں اور اس کی روشنی ایک کشش کے ساتھ اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ تم نہیں دیکھتے یہ جھوٹے زیور جو ملمع کئے ہوئے بکتے ہیں ان کی تجارت کیسی سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اصلی اشیاء کے مقابل میں ان کو رکھ کر دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ اصلی، نقلی معلوم ہوتا ہے اور نقلی اصلی۔ ان اشیاء کی ظاہری چمک دمک میں ایک روشنی ہے جو ہمارے دیسی صناع اس کو دکھا نہیں سکتے۔ اس لئے باوجود یہ کہ لوگ صاف جانتے ہیں کہ یہ اشیاء ملمع شدہ ہیں۔ لیکن اس دجل کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ ہر ایک چیز ان کی دیکھو۔ دیسی کپڑے، دیسی جوتے، جنٹلمین تعلیم یافتہ ان سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ انگریزی اشیاء میں خاص قسم کی نفاست اور عمدگی ہوتی ہے۔ یہ لوگ چمڑے کو ایسا کماتے ہیں کہ اس میں نرمی اور چمک پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ کیا ہر ایک ادنیٰ سی چیز کو دیکھو ایک تاگے کو ہی دیکھو، کیسا خوبصورت ہوتا ہے۔ غرض ہر ایک دیسی چیز کو بالمقابل نکما کر دیا ہے، بلکہ میں نے تو سنا ہے کہ بعض دیسی رئیس دیسی چیزوں سے یہاں تک متنفر ہیں کہ ان کے کپڑے بھی پیرس سے دھل کر آتے ہیں اور پینے کا پانی بھی ولایت سے منگواتے ہیں۔

اس خریداری کا سِر کیا ہے۔ انہوں نے ظاہری خوبصورتی اور چمک اور خوش نمائی رکھ دی ہے۔ اس لئے لوگ ادھر جھک گئے ہیں۔ جب یہ حالت ہے کہ دیانت دار اور بھی ہیں کفار کا بھی گروہ ہے لیکن کفار کی طرف رجوع ان کی نفاست اور چمک کی وجہ سے ہے۔ یہی حال اخلاق اور اعمال کا ہے۔ پس جب تک ان کی چمک دمک یہاں تک نہ پہنچائی جائے، نوع انسان پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ جو لوگ خود کمزور ہوتے ہیں، وہ دوسرے کمزوروں کو جذب نہیں کر سکتے۔

(ملفوظات جلد اول 2016 ایڈیشن صفحہ 198-199)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

ہار جیت

کھیل کے میدان میں وہی شخص تعریف کا مستحق ہوتا ہے جو جیت سے پھولتا نہیں ہار سے روتا نہیں۔ جیتے تب بھی کھیلتا ہے۔ ہارے تب بھی کھیلتا ہے۔

(مرسلہ: مصباح عمر تماپوری۔ انڈیا)

طلوع وغروب آفتاب

16/مارچ 2023ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:13	18:30
مدینہ منورہ	05:12	18:31
قادیان	05:17	18:37
ربوہ	04:57	18:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:46	18:08